رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۷۹

لا اله الا الله محمد رسول الله

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله

عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

(یعنی)

ریویو آف ریلیجنز
اردو رسالہ

ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

نمبر ۱۱ | نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۴ھ | جلد ۲۴

فہرست مضامین

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپکر قادیان سے شائع کیا۔

فہرست کتب

مندرجہ ذیل کتابیں احباب اگر خرید کریں۔ تو نہ صرف انکی اپنے معلومات میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ وہ انہیں تقسیم کر کے تبلیغ کے فرض سے ایک حد تک سبکدوش ہو سکیں گے خدا کے فضل سے یہ نہایت نادر مجموعہ ہے خاص توجہ فرمادیں۔

مختلف ٹریکیٹ

کتاب	قیمت
رسالہ لا مہدی الا عیسیٰ جس میں تمام احادیث متعلقہ مہدی پر جرح ہے	۴ر
چند کارآمد حوالے	۰ر
آریہ سماجی و گاندھی جی	۰ر
احمدی غیر احمدی میں فرق	۰ر
مسیح موعودؑ و اُمت محمدیہ	ار
اسلام کی اندرونی تصویر	۰ر
کفارہ	ار
بُطلان مسئلہ قدامت روح و مادہ	ار
ذبیحہ گائے ہندوؤں کے وید شاستر	ار

کتاب	قیمت
چھ ماہ کے پیر بخشی رسالوں کا جواب	۱۰ر
بانیٔ آریہ سماج کے اقوال میں تناقض	۰ر
تبرا کا عدم جواز کتب شیعہ سے	۰ر
احمدی عقائد بمقابلہ پیغامی عقائد	۰ر

نایاب کتابیں

کتاب	قیمت
شیعہ کے بیس سوالوں کے جواب	۴ر
پیغام حق	۳ر
تحقیق امام آخر الزمان	
کتب شیعہ سے احمدیت کی تصدیق	۱۲ر
مباحثہ بمبئی	۱۰ر
مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی	۱۲ر
فائل تشحیذ الاذہان سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک مکمل بیس روپے (عنقا)	

تشحیذ بک ایجنسی کی بہترین کتب

کتاب	قیمت
۱۔ براہین العقائد۔ فضلاء سلسلہ احمدیہ نے سات ارکان اسلام پر قرآن مجید سے عقلی دلائل دیئے ہیں۔	۸ر
۲۔ معارف القرآن۔ حضرت خلیفۃ المسیح (ثانی) کے درس القرآن فی رمضان سے گیارہ پاروں کے نوٹ۔	۸ر
۳۔ مقصد مذہب۔ معرکۃ الآراء مضمون جو مذہبی کانفرنس لاہور میں کل مذاہب کے نمایندوں کے سامنے پڑھا گیا۔	۳ر
۴۔ سلسلہ احمدیہ و تصوف۔ مذہبی کانفرنس ویمبلے لنڈن میں جو دو مضامین پڑھے گئے ان کا ترجمہ۔	۵ر
۵۔ بہاء اللہ ایرانی کی شریعت جدیدہ۔ نہایت معرکۃ الآراء مضمون ہے جو نایاب بہائی کتب کا خلاصہ ہے اسکے ساتھ تصوف کا مضمون بھی جو ہماری طرف سے ویمبلے کانفرنس لنڈن میں پڑھا گیا۔	۶ر
۶۔ کمالات احمدیہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مایۂ ناز اعتراضات (شہادات مرزا) دندان شکن جواب۔	۶ر
۷۔ مباحثہ سرگودہ۔ تحریری مباحثہ جو جناب سید محمد اسحٰق صاحب و مولوی ثناء اللہ صاحب کے مابین صداقت و نبوت مسیح موعودؑ پر ہوا۔	۶ر
۸۔ التشریح الصحیح فی نزول المسیح۔ مسئلہ نزول مسیحؑ کے متعلق تمام دلائل جمع کر دیئے ہیں	۶ر

نوٹ:۔ آٹھوں کتابوں کے اکٹھے خریدار کو اڑھائی روپے میں یہ کتابیں دیجائینگی ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شیعہ سوراج اور اس کے واقعات قابل اندراج

معزز ناظرین سے مخفی نہیں ہے کہ دو تین سال پیشتر ہندوستان و پنجاب کے تقریباً ہر ایک ضلع ہر شہر و ہر قوم میں سوراج کا چرچا کس قدر عام تھا؟ اور فدایان ملک و ملت اس کے حصول کے لئے کیسی کیسی سر توڑ کوششیں کرتے رہے؟ اگر گورنمنٹ برطانیہ کا ستارہ بلند اور اقبال مقبول بارگاہ خداوند نہ ہوتا تو خدا جانے انگریز کبکے بوریا بدھنا اُٹھا کر انگلستان کو چل دیئے ہوتے اور ملک کے گوشہ گوشہ و گرد و پیش میں ہندوستانی سوراج ہی کے دَور دَورے ہوتے۔

لیکن افسوس ہے کہ کچھ تو اختلاف مذہب و ملت اور کچھ خود غرضیوں کی کش مکش نے جلدی ہی ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد میں رخنہ ڈال دیا۔ اور ہوا خواہان ملک کی تمام جان فشانیاں اور سرگرم قربانیاں دفعۃً بے کار ثابت ہوئیں۔

اب خدا جانے دوسری دفعہ بھی یہ بیل منڈھے چڑھے یا نہ؟ اور آب از جوئے رفتہ باز بیا ئیدیا نہ؟ لیکن اس میں شک نہیں کہ چونکہ ملک میں غیر مسلم عنصر بمقابلہ اہل اسلام کے زیادہ ہے اس واسطے ظاہر ہے کہ اغیار بیگانہ شعار مطلق العنان اور خود مختار ہو کر مشکل اپنے قول و اقرار کے پابند رہیں گے۔ اور مسلمان بچارے ہمیشہ ہمیشہ سحال زار اُن کے لطف و کرم کے دست نگر اور نگاہ التفات کے آرزو مند۔

سو اب اس امر کا علم صرف ذات پاک عالم الغیب ہی کو ہے کہ اہل ہند کو باوجود اختلاف ملت و تباین عبادت آئندہ بھی کبھی سوراج کی دولت نصیب ہو گی یا نہ؟ اور ہو گی بھی تو کب تک؟ اور یہ کہ اغیار کے دَورِ اقتدار میں بچارے مسلم دیندار کے اوقات لیل و نہار کس طرح گذریں گے؟

لیکن اسی ضمن میں ایک اور سواراج کے حالات قابل ذکر ہیں۔ جو مسلمانوں کے قدیم فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کی طرف منسوب ہے۔ اور جو اگرچہ ابھی تک پردہ کتم سے عالم ظہور میں نہیں آیا۔ لیکن جس طرح اناجیل میں مسیح کی آمد ثانی پر عیسائیوں کے لئے آسمانی بادشاہت کے وعدے مرقوم ہیں۔ اسی طرح پردہ دار دوازدہ امام انبیاءؑ اور انکے خلفائے معصومین کی بابت قیامت سے پہلے دوبارہ اس دار فانی میں لوٹ کر آنے اور دولت آل محمد سے بہرہ اندوز ہونے کی پُرزور بشارات شیعوں کی کتب معتبرہ میں وارد ہیں یعنی آل محمدؐ میں سے جو جو بزرگوار پیشتر اپنے اپنے اوقات زندگی میں اعدائے دین کے محکوم اور حاسدان پُرکین کی دل آزاریوں سے متواتر مغلوب و مظلوم رہے اور حقوق خدا داد سے محروم۔ خداوند کریم سال ہائے دراز و مدت ہائے بے اندازہ تک مشارق و مغارب زمین میں انکو حکومت و سلطنت عطا کرے گا اور صدہا برس کی حیرانی و پریشانی کی جگہ ان کو اور انکے ہوا خواہان کو من مانی حکمرانی مستقل ثروت و شادمانی عطا ہوگی اور اسباب استراحت کی فراوانی۔ اور ظالموں سے اُن کے ظلم و ستم کا حسب دل خواہ انتقام لیا جائے گا غرض اس وقت زمین و آسمان میں خدا کی خدائی ہوگی۔ اور شیعہ کے اماموں اور شیعوں کی فرمانروائی۔

سو اس خاص زمانہ کو اصطلاح شیعہ میں رجعت یعنی رجوع دولت بہ مستحقین آل محمدؐ کہتے ہیں۔ جس کا ترجمہ ہندی زبان میں اغلباً سوا راج ہی درست اور مفہوم کے مطابق ہوسکتا ہے۔

اب زمانہ رجعت آل محمدؐ یا شیعہ سواراج کے بعض خاص قابل ذکر کوائف و خصوصیات عرض کیئے جاتے ہیں۔ جن کو امید ہے مسئلہ سواراج میں خاص دلچسپی لینے والے اصحاب خوب غور سے ملاحظہ فرمائیں گے:۔

مسئلہ رجعت اور اسکی اہمیت

خاتم المحدثین جناب مُلا باقر مجلسی شیعی فرماتے ہیں:۔

"بدانکہ از جملہ اجماعیات شیعہ است کہ پیش از قیامت در زمان حضرت قائمؑ جمعے از نیکاں بسیار نیک و جمعے از بداں بسیار بد بہ دنیا برمے گردند × × × واما سائر مردم در قبرہا مے مانند تا روز قیامت کہ محشور شوند" (رسالہ رجعت مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۶)

"پس باید اعتقاد داشت کہ جمعے از نیکان مومنان و جمعے از کافران و مخالفان و جمعے از انبیاء و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین پیش از قیامت بدنیا رجوع مے نمایند"

"و شیخ ابن بابویہ در کتاب من لا یحضرہ الفقیہ روایت کردہ است از حضرت صادق کہ از ما نیست کسے کہ ایمان برجعت ما نداشتہ باشد و متعہ را حلال نداند" (رجعت صلا)

"و ہم چنیں بر مے گردانند یک یک از ائمہ را تا صاحب الامر علیہم السلام و ہر کہ یاری ایشاں را کردہ تا آنکہ خوش حال شوند و ہر کہ آزار ایشاں کردہ تا آنکہ پیش از آخرت بعذاب و خواری دنیا مبتلا گردند و دراں وقت ظاہر مے شود تاویل ایں آیۂ کہ ترجمہ اش گذشت و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض تا آخر آیۂ (رجعت ۳۸)

ترجمہ:۔ جان تو کہ شیعہ کے متفق علیہ عقائد میں سے ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت امام مہدی کے زمانہ میں ایک گروہ نہایت ہی نیک آدمیوں سے اور ایک گروہ نہایت ہی بُرے آدمیوں میں سے دنیا میں لوٹ کر آئے گا اور دوسرے تمام لوگ قبروں میں ہی پڑے رہیں گے جب تک کہ قیامت برپا ہو اور وہ اُٹھائے جائیں۔

اور شیخ ابن بابویہ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ہمارے دنیا میں دوبارہ آنے پر ایمان نہ لائے اور متعہ کو حلال نہ جانے۔ وہ ہمارا شیعہ ہی نہیں ہے۔

اور اسی طرح امام مہدی علیہ السلام تک ایک ایک امام لوٹ کر آئیں گے اور اُن کے مددگار بھی تاکہ وہ خوش حال ہوں۔ اور جس کسی نے انکو ستایا (وہ بھی لوٹ کر آئیگا) تاکہ قیامت سے پہلے دنیا کے عذاب و ذلت میں مبتلا ہوں اور اسوقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی جس کا ترجمہ اوپر دیا گیا وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ الخ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ جعل منکم انبیاء وجعلکم ملوکا (کہ تم کو خدا نے نبی بنایا اور تمکو بادشاہ بنایا) کی تفسیر میں مروی ہے کہ پیغمبروں سے مراد حضرت ابراہیمؑ و اسمعیلؑ اور اُن کی ذریت اور آنحضرت صلعم ہیں اور بادشاہوں سے مراد ائمہ کرامؑ ہیں۔ راوی نے عرض کیا کہ جناب کونسی بادشاہی آپکو دی گئی ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا بہشت کی بادشاہی اور رجعت کی بادشاہی!!۔

"راوی گفت چہ پادشاہی بشما دادہ اند فرمودہ بادشاہی بہشت و پادشاہی رجعت" (دیکھو کتاب

حق الیقین ملا باقر مجلسی مقصد نہم دربیان اثبات رجعت مطبوعہ ایران صفحہ ۱۳۷

صاحب الرجعت

واضح ہو کہ رجعت کے صاحب تو جیسے کہ عام طور پر مشہور ہے شیعوں کے بارھویں امام ملقب بہ مہدی محمد بن حسن العسکری ہی ہیں۔ جو حسب عقیدہ شیعہ ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور سرداب سر من رائے میں ۲۶۰ھ میں غائب ہو گئے۔ اور نامعلوم زمانہ تک غائب ہیں لیکن دوسرے فوت شدہ بزرگواروں کی نسبت بھی مروی ہے کہ وہ رجعت کرکے دنیا میں آئینگے اور کبھی تنہا اور کبھی معیت امام مہدی اپنے اپنے کارنامے دکھائینگے۔ ذیل میں نمونہ کے طور پر دو تین روایات لکھی جاتی ہیں۔

---

(۱) حضرت رسول صلعم کی رجعت

کتاب بحار الانوار و تفسیر صافی وغیرہ میں مروی ہے کہ آنحضرت صلعم لوٹ کر آئینگے تو سب دنیا کے لوگ آپ پر ایمان لے آئینگے " فانہ روی ان رسول اللہ صلعم اذا رجع اٰمن بہ النّاس کلّھم۔ صافی۔ تفسیر آیۂ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔ د بحار الانوار مطبوعہ ایران جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۲

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی رجعت

ہر چند عام اہل اسلام کا مشہور عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جو آسمان پر جسد عنصری کے ساتھ اُٹھائے گئے اور زندہ ہیں نزول فرمائینگے لیکن قدیم شیعہ علماء کے نزدیک نزول مسیح سے مراد بھی رجعت مسیح ہے۔ کیونکہ مسیح کی وفات پر نص صریح قرآنی موجود ہے۔ یعنی "انّی متوفّیک ورافعک الیّ"۔ چنانچہ فخر المحدثین شیخ الطائفہ محقق ابن بابویہ اپنے رسالہ اعتقادیہ میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ بزبان فارسی خاتم المحدثین علامہ مجلسی نے یوں فرمایا ہے "و مخالفان ما نقل کردہ اند کہ چوں حضرت قائم بیروں آید عیسیٰ از آسمان فرود آید و در عقب او نماز کند" و نزول او ترمن زندہ شدن بعد از مرگ است زیرا کہ حق تعالیٰ فرمودہ است انی متوفّیک و رافعک الیّ۔ دیکھو حق الیقین مجلسی صفحہ ۱۴۳

(۳) جناب امیر المومنین علی علیہ السّلام کی رجعت

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ فرمایا آدم علیہ السلام سے لیکر جتنے بھی انبیاء ہو چکے ہیں سب ہی دنیا میں لوٹ کر آئیں گے اور جناب علی علیہ السّلام کی نصرت کرینگے اور آیۂ دمیثاق النبیین میں " لتؤمنن " تو رسول اللہ صلعم پر ایمان لانا مراد ہے اور و لتنصرنّہ میں جناب علی علیہ السّلام کی نصرت ہی مراد ہے۔ "عن ابی عبداللہ، قال ما بعث اللہ نبیًّا من لدن اٰدم فھلمّ جرا الا و یرجع

الی الدنیا وینصر امیر المؤمنین ولتؤمنن بہ یعنی برسول ولتنصرنہ امیر المؤمنین"
بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۲

(۴) مفضل (نام امام صادق) نے امام سے عرض کیا کہ کیا حضرت رسولؐ و جناب علیؑ بھی امام مہدیؑ کے ہمراہ ہونگے۔ فرمایا کہ ہاں ضروری ہے کہ تمام روئے زمین پر پھر جائیں۔ حتیٰ کہ کوہ قاف کے پیچھے تک اور جو کچھ کہ ظلمات میں ہے۔" (یہ ہے ائمہ معصومین کی جغرافیہ دانی۔ خادم) رسالہ رجعت مجلسی صفحہ ۲۱۵

(۵) **امام حسین علیہ السلام کی رجعت**

امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس سے زمین شق ہوگی۔ اور جو دنیا میں لوٹ کر آئینگے وہ امام حسین علیہ السلام ہونگے۔ عن ابا عبداللہ یقول اول من تنشق الارض عنہ ویرجع الی الدنیا الحسینؑ بن علیؑ الخ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۵ وغیرہ نیز تفسیر صافی میں یہ روایت ہے۔ اوّل من یکرّ الی الدنیا الحسینؑ بن علیؑ و یزید بن معاویہ واصحابہ فیقتلھم۔ سورہ بنی اسرائیل۔ اس سے ظاہر ہے کہ امام حسینؑ کے ساتھ یزید بن معاویہ اور اُن کے ساتھی بھی زندہ ہو کر آئینگے۔ امام حسین علیہ السلام اپنے خون کا انتقام لینے کے لئے لوٹ کر آئینگے۔ یہ بھی اسی روایت میں وارد ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ایک پیغمبر اسمٰعیل صادق الوعد بن حزقیل بھی دوبارہ زندہ ہو کر آئیں۔ (یک نہ شد دو شد۔ خادم) وعدہ دادہ حسینؑ را کہ او را بہ دُنیا برگردانی تا خود انتقام کشد از کہ براو ستم کردہ الخ رجعت صفحہ ۵

بعض علامات ظہور حضرت امام مہدی

(۱) **عَلم مبارک کا کُھل جانا۔** جب خروج کا وقت پورا ہو جائیگا تو وہ عَلم جو امامؑ کے پاس ہے خود بخود کُھل جائیگا اور اونچا ہو جائیگا اور بحکم خدا بول کر آنجناب کو عرض کریگا کہ اے خدا کے دوست باہر تشریف لائیے اور دشمنانِ خدا کو قتل کر دیجئے۔

(۲) **شمشیر امامؑ کا کلام معجز نظام۔** ایک شمشیر جو اب تک نیام میں ہے۔ خروج کا وقت آ گیا تو نام خدا وہ دفعتہً غلاف کو پھاڑ کر نکل آئیگی۔ اور یوں گویا ہو گی کہ اے خدا کے ولی! باہر تشریف لائیے! اب دشمنانِ خدا سے جہاد کرنے میں تغافل جائز نہیں ہے۔ یہ سنتے ہی آنجناب خروج فرمائینگے" رسالہ رجعت مُلّا مجلسی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۶

(۳) **ایک ننگے بدن کا سورج کے سامنے کھڑے ہو جانا۔** امام رضاؑ سے مروی ہے کہ قائم آلِ محمدؐ

کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ ایک ننگا بدن سورج کی ٹکیہ کے آگے ظاہر ہو جائیگا اور منادی ندا کریگا کہ امیر المومنین (علیؑ) لوٹ کر آئے ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کر دیں" حق الیقین مجلسی ۱۳۹

امامؑ کی قوت جسمانی و ہیبت لاثانی

غیر فانی شباب۔ اگرچہ پیدائش آپکی بقول اشہر ۲۵۵ھ ہجری ہے اور آجکل اواخر ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ ہے جس سے آپکا سن اس تحریر کے وقت تقریباً گیارہ سو برس ہو گیا ہے۔ لیکن ظہور کے وقت ماشاء اللہ چشم بدور آپ گبرو جوان چہل سالہ دکھائی دینگے۔ اور تا وقت وفات ایک ہی حالت میں رہینگے۔ اور بڑھاپے کا مطلق کوئی اثر آپکے وجود خیر آمود پر نہ ہوگا۔ دیکھو رسالہ رجعت ص۲۲

ب۔ جسمانی طاقت اس غضب کی ہوگی۔ کہ زمین کے بڑے سے بڑے درخت کو اکھاڑ پھینکیں گے پہاڑ ول میں آواز کرینگے تو سب پتھر ٹوٹ پڑینگے۔ اور مشرق و مغرب عالم میں چکر لگائینگے۔ اور سب پہاڑوں دریاؤں کو عبور کرینگے۔

آثار و تبرکات انبیائے سابق مع تبرکات حضرت رسول صلعم

(۱) **ابر صعب** (سخت گرجنے والا بادل)۔ بہت سی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت ذوالقرنین سے پوچھا کہ تم کو ابر ذلول (بے صدا اور دھیما) پسند ہے یا ابر صعب تو ذوالقرنین نے اپنے لئے ابر ذلول ہی کو پسند کیا تھا۔ اور گرج و کڑک والا بادل حضرت قائم آل محمدؐ (امام مہدیؑ) کی خاطر رکھ چھوڑا تھا۔ سو آنجناب اسی ابر صعب پر سوار ہونگے۔ اور سات زمین اور سات آسمان کی سیر کرینگے۔ اور ہر قسم کی ہوائیں آپکے تابع و منقاد ہوں گی" (سبحان اللہ۔ خادم)

(۲) **سنگ موسیٰ** جس سے بارہ چشمے پھوٹ کر بہ نکلے تھے وہ بھی آپکے پاس ہوگا چنانچہ مروی ہے کہ جب مکہ معظمہ سے باہر نکلیں گے تو آنجناب کی طرف سے ایک منادی ندا کریگا کہ کوئی آدمی اپنے ساتھ کھانے پینے کی چیز نہ اٹھائے۔ سنگ موسیٰ آنجناب کے ساتھ ہے اور اس کا بوجھ ایک اونٹ کا بوجھ ہوگا جس جگہ قیام فرمائینگے۔ اس پتھر کو زمین میں گاڑ دینگے۔ اور وہی بارہ چشمے اس میں سے بہ نکلیں گے جو پیاسا پانی لیگا اسکی تسلی ہو جائیگی۔ اور جو بھوکا پیئے گا اسکی سیر ہو جائے گی۔ اور نجف اشرف میں پہنچ جائینگے اور قیام پذیر ہونگے تو پھر تو اس سے پانی اور دودھ ہر وقت جاری رہیگا۔ (رجعت ص۵۶) جو ہر بھوکے پیاسے کی تسکین کو کافی ہوگا۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ اس پتھر سے گھاس پانی

اور کھانا نکلیگا جس کو خود انسان اور مویشی کھائینگے۔" رجعت ص۳۵ (ماشاء اللہ۔ خادم)

(۳) عصائے موسیٰؑ۔ آنجنابؑ کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور جسوقت اسے ہاتھ سے پھینکیں گے۔ ایسے اژدہا کی شکل میں ہو جائیگا۔ جسکے دو نو جبڑوں میں چالیس گز کا فاصلہ ہو اور جس کی طرف ذرا بھی اشارہ کر دیں گے اُسکو ہڑپ کر جائیگا۔" (الامان الامان۔ خادم)

(۴) قمیص یوسفؑ (۵) صاع (پیمانہ) یوسفؑ (۶) انگشتر سلیمانؑ (۷) تاج سلیمانؑ

(۸) تابوت سکینہ یا تابوت اسرائیل بمع جملہ آثار و اسباب انبیائے کرام علیہم السلام (رجعت ص۳۵)

(۹) عصائے آدمؑ و نوحؑ (۱۰) ترکہ ہودؑ و صالحؑ (۱۱) مجموعہ ابراہیمؑ (۱۲ و ۱۳) شعیبؑ کی ترازو اور پیمانہ (۱۴) حضرت داؤدؑ کی زرہ (۱۵) حضرت عیسیٰؑ کا اسباب (رجعت ص۳۷)

(دانہ ہر ترین انبیاءؑ کا اسباب یعنی چہ؟ - خادم)

فہرست تبرکات حضرت سرور کائنات صلوات اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم

۱۔ عصائے محمد صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم۔ ۲۔ انگشتر مبارک۔ ۳۔ زرہ مبارک جسکو فاضل کہتے تھے۔ ۴۔ عمامہ مبارک جس کو سحاب کہتے تھے۔ ۵۔ گھوڑا جسکو یربوع کہتے تھے۔ ۶۔ ناقہ نبویؐ یعنی غضباء۔ ۷۔ استر یعنی دُلدُل۔ ۸۔ گدھا یعنی یعفور۔ ۹۔ براق۔ ۱۰۔ جناب علی علیہ السلام کا جمع کیا ہوا قرآن شریف جس میں نہ کچھ تغیر ہوا ہے نہ تبدل۔

(وتلک عشرۃ کاملۃ) رجعت ص۳۷

معاونین و انصار آنجنابؑ

(۱) امام محمد باقر علیہ السلام سے نعمانی نے روایت کی ہے۔ کہ سب سے پہلے جو مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرینگے۔ وہ محمد صلعم ہونگے۔ اور انکے بعد جناب علیؑ۔ "اول کسیکہ باو بیعت کند محمد باشد و بعد از اں علیؑ (دیکھو کتاب حق الیقین مطبوعہ ایران ۱۳۰۱ھ ص۱۳۹)

(۲) دوسری احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ آنجناب ہفتہ کے دن عاشورہ محرم کو ظہور فرمائینگے اور حجر اسود سے تکیہ لگا کر کھڑے ہونگے۔ سب سے پہلے جو آپ سے بیعت کریگا جبرئیل ہوگا جو سفید پرند کی شکل میں نازل ہونگے اور بیعت کرینگے۔ پھر سب ملائکہ بیعت کریں گے۔ پھر نیکو کار جن مشرف ہونگے اسکے بعد ۳۱۳ نقیب بیعت سے سرفراز ہونگے۔ رسالہ رجعت ص۳۰ و ص۴۸

مستقر خلافت اور اس کی بے انتہاء ثروت

واضح ہو کہ امام مہدیؑ کا دار الخلافہ اور جملہ مومنین کا محل اجتماع خاص شہر کوفہ ہوگا۔ آنجناب

کی مجلس و عدالت مسجد کوفہ میں ہوگی اور خلوت کدہ خاص نجف اشرف ہوگا اور بیت المال اور غنائم کی جگہ مسجد سہلہ ہوگی - اور اس وقت ہر ایک مومن کا موطن و مسکن کوفہ ہوگا یا کم از کم ہر مومن کا دل کوفہ کی طرف مائل ہوگا۔ "واللہ کہ ہیچ . . . . . مومنے نہ باشد مگر آنکہ در کوفہ یا دلش مائل بسوئے کوفہ باشد" رجعت صہ ۳۳

جتنی زمین پر ایک گوسفند سو سکتا ہے اسکی قیمت کوفہ میں دو ہزار درہم ہوگی - اور وسعت کوفہ کی اس وقت ۵۴ میل ہوگی - یعنی ۱۸ فرسخ اور کوفہ میں محلات کا سلسلہ کربلائے معلّیٰ تک جا پہنچیگا - (رسالہ رجعت صہ ۳۳ و ۳۴)

اور کربلا کو خدائے تعالیٰ ایسی جائے پناہ اور دار الامان بنائیگا جہاں پر ہمیشہ ملائکہ کا نزول اور مومنین کی آمد و رفت جاری رہے گی - اور اس زمین کو ایسا بلند مرتبہ بنائے گا اور اسقدر رحمتیں اور برکتیں مہیا ہونگی - کہ اگر وہاں کھڑے ہو کر خدا سے سوال کرے گا تو ایک دعا کے کرنے پر ہزار گنا ملک دنیا اسکو عطا کرے گا - رجعت صہ ۳۴

نکتہ افضلیت کربلا بر بیت اللہ شریف - حضرت صادقؑ سے مروی ہے کہ مختلف زمین کے علاقے ایکدوسرے پر فخر کرنے لگے - کعبہ معظمہ نے کربلائے معلّیٰ پر فخر کیا حق تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے کعبہ بس چپ رہو - کہ کربلا پر فخر نہ کرو کیونکہ درحقیقت وہ ایسا مبارک خطۂ زمین ہے کہ اس جگہ سے "اِنّی انا اللہ" کی آواز شجرہ مبارکہ سے موسیٰؑ کو پہنچی اور یہی وہ مکان بلند ہے کہ مریمؑ اور عیسیٰؑ کو وہاں میں نے جگہ دی (قولہ تعالیٰ واٰوینٰھا الی ربوۃ) اور جس جگہ پر حضرت امام حسین صلوات اللہ علیہ کو شہادت کے بعد دھویا گیا - وہیں پر حضرت مریمؑ نے عیسیٰؑ روح اللہ کو ولادت کے وقت غسل دیا تھا اور آپ بھی غسل فرمایا تھا - اور وہ سب سے بہتر مقام ہے جہاں سے حضرت رسول صلعم کو بھی عروج الی السماء ہوا تھا اور وہاں پر ہماری شیعوں کے لئے ہمیشہ رحمت و برکت و خیر حضرت مہدیؑ کے ظہور تک مہیا ہے" رجعت صہ ۳۴ (یہ ہیں حقائق و معارف قرآنی ائمہ معصومین علیہ السلام کی زبانی - خادم)

شیعہ صاحبان کی لہر بحر

(۱) مروی ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کے نور سے زمین منوّر اور تاریکی برطرف ہو جائیگی اور لوگ چاند سورج کی روشنی کے محتاج نہ رہیں گے شیعوں کی عمریں اس قدر دراز ہونگی - کہ ایک ایک شیعہ کے ہاں ہزار ہزار لڑکا پیدا ہوگا" رجعت صہ ۵۲

(۲) "شیعہ مالدار اسقدر ہونگے کہ اگر صدقہ و زکوٰۃ کے واسطے کسی فقیر کو تلاش کرینگے تو نہ پا سکیں گے رجعت صہ ۵۳

(۳) شیعوں میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا مگر یہ کہ خدا اس کے لئے ایک فرشتہ نازل کریگا کہ اپنا ہاتھ اس کے مُنہ پر مل دے۔ اور اس کے مُنہ سے گرد و غبار دُور کر دے۔ اور بہشت جو اسکو عورتوں اور بود و باش کے لئے عطا ہو گی۔ اسکو دکھلا دیگا۔ جاڑے کے میوے گرمی میں کھایا کریں گے۔ اور گرمی کے جاڑوں میں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ الخ پھر امامؑ نے فرمایا کہ درحقیقت حق تعالیٰ اس زمانہ میں شیعوں کو ایک ایسی کرامت دے گا کہ زمین کی کوئی چیز اُن پر مخفی نہیں رہیگی۔ یہاں تک کہ ہر شخص اپنے گھر والوں کو جو کچھ کہ آئندہ پیش آنیوالا ہو گا ان کو بتلا دیگا " رجعت

بعض قابل ذکر واقعات زمانہ رجعت

واضح ہو کہ کتب معتبرہ شیعہ میں بصراحت مروی ہے کہ امام مہدیؑ غیر شیعہ لوگوں کے واسطے عذاب مجسم ہونگے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو تو رحمت مجسم مبعوث فرمایا تھا لیکن مہدیؑ کو عذاب مجسم مبعوث فرمایا۔ ان تبارک وتعالیٰ بعث محمدًا رحمۃً وبعث القائم نقمۃ دیکھو تفسیر صافی زیر آیۂ وما ارسلناک الا رحمۃً للعٰلمین وغیرہ۔

(۱) **جھوٹے شیعوں کا قتل عام**۔ امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب ہمارے قائم مبعوث ہونگے تو ابتدا جھوٹے شیعوں کے قتل سے کرینگے۔ " لَو قام قائمنا بدأ بِکذّابی الشیعۃ فقتلھُم " (رجال کشی مطبوعہ بمبئی ترجمہ مقلاص صفحہ ۱۹۳) اور قاتلان حسینؑ کی اولاد کو قتل کرینگے کیونکہ وہ اپنے باپ دادوں کے افعال پر راضی تھے رجعت صفحہ ۵۲

(۲) **بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹنا**۔ جب آپ ظاہر ہوں گے تو فرمائینگے بنی شیبہ جو کعبہ کے کلید بردار ہیں اُن کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ اور کعبہ پر لٹکا دیں اور ندا کرینگے کہ یہ خدا کے گھر کے چور ہیں " رجعت صفحہ ۵۲

(۳) **شیعہ زیدیہ کا قتل عام**۔ مروی ہے کہ حضرت مہدیؑ آنحضرت صلعم کے عصا کو ایک سخت چٹان پر گاڑ دیں گے۔ تو اُسی وقت وہ ایک بہت بڑا درخت بنجائیگا اتنا بڑا کہ آنجنابؑ کا سارا لشکر اسکے زیر سایہ آجائے۔ ایک حسینی جو لشکر کا سردار ہوگا اور جسکے ماتحت چالیس ہزار شیعہ زیدیہ کا لشکر ہوگا۔ یہ کرامت دیکھ کر اللہ اکبر بول اُٹھیگا اور عرض کریگا کہ اے فرزند رسول خداؐ دست مبارک بڑھائیے کہ آپ کی بیعت کروں لیکن چالیس ہزار شیعہ زیدیہ جو لشکر حسینیؑ میں ہونگے۔ اور قرآن

ان کی گردنوں میں لٹکتے ہونگے۔ کہینگے یہ تو بڑا جادو تھا۔ حضرت مہدیؑ جس قدر بھی انکو پند و نصیحت فرمائینگے اور معجزات دکھائینگے۔ بے فائدہ اور بے سود ہوں گے۔ آخر تین دن کی مہلت کے بعد امامؑ حکم دینگے کہ سب کو قتل کر دیں۔" رسالہ رجعت ص۳۷ کتاب حق الیقین مجلسی ص۱۴۶
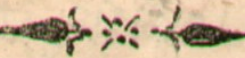
نوٹ۔ اصحاب باخبر سے مخفی نہیں ہے کہ شیعہ زیدیہ وہ فرقہ شیعوں کا ہے جو حضرت زید شہیدؑ بن علیؑ (امام زین العابدینؑ) بن امام حسینؑ کی طرف منسوب ہے۔ یہ لوگ امامت کو اثنا عشری شیعوں کی طرح سے صرف بارہ ائمہ معصومین اہلبیت کرامؑ ہی میں محدود نہیں مانتے۔ بلکہ اُن کے عقیدہ میں سادات عظام میں سے جو بھی متقی عالم اور صاحب شمشیر ہو۔ مسند امامت کا اہل ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر چند جناب علی علیہ السّلام کو افضل الصّحابۃ مانتے ہیں۔ لیکن عام شیعوں کی طرح تبرّا بازی نہیں کرتے۔ اس زمانہ میں انکی زیادہ تعداد ملک یمن میں ہے۔ اور ان کے موجودہ پیشوا کا نام نامی امام یحییٰ ہے۔ جس کا ذکر خیر گاہ بگاہ اخبارات میں دیکھا سُنا جاتا ہے۔

اثنا عشری مرویات میں شیعہ زیدیہ کی زیادہ تر مذمت ہی میری نظر سے گذری ہے۔ مثلاً کہیں تو انکو نواصب یعنی اہل السنۃ کا ہم رنگ ظاہر کیا گیا ہے اور کہیں نواصب سے بھی بدتر۔ چنانچہ آیۂ "وُجوہٌ یومئذٍ خاشعۃٌ عاملۃٌ ناصبۃٌ" کی تفسیر میں امام محمدؑ بن علی الرضاؑ سے مروی ہے کہ اسکے مصداق ناصبی و زیدیہ و واقفیہ ہیں۔ دیکھو رجال کشی ص۲۸۶ دوسری روایت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ فرمایا ہمارے شیعوں میں سے ایسے بھی ہیں۔ جو ناصبیوں سے بھی بدتر ہیں راوی نے دریافت کیا تو فرمایا یہ وہ ہیں جو زیدؑ اور موسیٰؑ کے فتنہ میں مبتلا ہوگئے "وانّ من الشیعۃ بعدنا من ھم شرٌ من النّصاب انما ھم قوم یفتنون بزید ویفتنون بموسیٰ واقفیۃ" رجال کشی ص۲۸۶

(۴) سب سے بُری گت بچارے اہل السنۃ کی بنے گی۔ کیونکہ مرویؔ ہے کہ جب مہدی کا ظہور ہوگا تو قتل عام کی بسم اللہ کفار سے پہلے بچارے اہلسنت اور علمائے اہل سُنّت ہی سے کیجائیگی۔ "وقتیکہ قائم ظاہر میشود پیش از کفار ابتدا بہ سُنّیان خواہد کرد با علمائے ایشاں و ایشاں را خواہد کشت۔" (حق الیقین فصل ۱۸ باب رجعت) اور دوسری روایت میں بروایت امام صادقؑ مرویؔ ہے کہ آج تو ان لوگوں کا قتل کرنا حرام ہے لیکن جب ہمارے امام قائم خروج فرمائینگے تو خدا تعالیٰ اُنکے خون ہمارے لئے حلال

کردیگا۔" بدرستیکہ خدائے تعالیٰ حلال کردہ است خون ہائے ایشان در وقت خروج قائم ما و امروز حرام است۔" پھر ایک تیسری روایت میں آیا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک سنّیوں کو گندگی کھانے پر مجبور کیا جائیگا چنانچہ آیہ "من اعرض عن ذکری فان لہٗ معیشۃً ضنکا" کی تفسیر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ فرمایا کہ یہ آیت ناصبیوں اور سُنّیوں کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ اور رجعت کے وقت بنی آدم کا فُضلہ انکی خوراک ہوگی۔ و در حدیث دیگر منقول است در تفسیر این آیہ فان لہٗ معیشۃً ضنکا کہ حضرت صادقؑ فرمود کہ این آیہ در باب ناصبیان و سُنّیان است در رجعت فُضلہ بنی آدم خوراک ایشان خواہد بود۔" (رسالہ رجعت صفحہ ۵۹ و مقبول ترجمہ قرآن از مولوی مقبول احمد دہلوی زیر آیہ مذکورہ) اور پھر جیسے کہ آگے ایک روایت میں مذکور ہے۔ ابوبکر و عمر کے سب دوستدار کالے بادل کے ذریعے ہلاک کیئے جائینگے۔ حق الیقین صفحہ ۱۴۵

(۵) اہل مکہ کی چہ میگوئیاں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مکّہ والے امام مہدیؑ کی روز افزوں شان و شوکت کو دیکھ کر حیران رہ جائینگے۔ خصوصاً امام کے ۳۱۳ انصار جو اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کے ہم عدد ہوں گے۔ کی دھاک کو دیکھ کر چلّا اُٹھیں گے۔ کہ یہ کون بزرگ ہیں جو بیت اللہ شریف کی طرف ظاہر ہوئے ہیں؟ اور یہ کون ہیں جو اُن کے ہمراہ ہیں۔ پس بعض تو کہینگے یہ وہی بکریوں والا ہے جو مکّہ میں آیا تھا۔" الخ رسالہ رجعت صفحہ ۳۱

(۶) مکّہ والوں کی سرکوبی و سرکشی۔ مروی ہے کہ امام علیہ السّلام اہل مکّہ کو شروع میں تو حکمت و وعظ و نصیحت کے ساتھ دعوت کریں گے۔ جب وہ مان جائینگے۔ تو اُنپر اپنے اہلبیتؑ میں سے کسی ایک کو خلیفہ مقرر کر دینگے۔ اور پھر مدینہ کا رُخ کرینگے۔ لیکن جوں ہی کہ مکّہ سے باہر نکلیں گے۔ اہل مکّہ خلیفہ امام کو قتل کر دینگے۔ اس پر امام لوٹ کر پھر وارد مکّہ ہونگے۔ اہل مکّہ سر جھکائے اور عاجزی کے مارے روتے چلّاتے حاضر ہونگے۔ اور عرض کرینگے کہ اے مہدی آل محمد ہماری توبہ ہے ہماری خطا معاف فرما دیجے گا۔ امام پھر ان کو پند و نصیحت ارشاد فرمائینگے۔ اور دنیا و آخرت کے عذابوں سے ڈرائینگے اور پھر اہل مکّہ میں ہی سے ایک شخص کو اُنپر حاکم مقرر فرمائینگے۔ اور وہاں سے روانہ ہو آئینگے۔ لیکن اہل مکّہ اس حاکم کو بھی جان سے مار دینگے۔ اس پر امام اپنے جان نثار جنّوں اور نقیبوں کو اُن کے پاس روانہ کرینگے کہ انکو فہمائش کریں کہ وہ رجوع بحق کر لیں۔ پس جو ایمان لائیگا اسکو معاف کر دینگے۔ اور جو ایمان نہ لائیگا۔ اسکو قتل کر دینگے۔ لیکن جوں ہی کہ عساکر ظفر پیکر مکّہ سے باہر نکلیں گے۔ سو آدمیوں میں سے ایک بھی ایمان نہ لائیگا۔" (دیکھو حق الیقین صفحہ ۱۴۴ اور رسالہ رجعت صفحہ ۳۳)

(۷) عزم مدینہ و انتقام امام از ابوبکرؓ و عمرؓ:۔ مکّہ سے روانہ ہو کر امام جب مدینہ میں پہنچ جائینگے تو ایک امر عجیب و غریب آپ سے ظاہر ہوگا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب اپنے جد امجد حضرت رسول صلعم کی قبر کے پاس پہنچینگے۔ تو دریافت فرمائینگے۔ کہ لوگو! کیا یہ قبر میرے جد بزرگوار رسول خداؐ کی ہے؟ وہ کہیں گے اے مہدی آل محمدؐ! ہاں! ××× پھر امام کے حکم سے دونوں کو قبر سے نکال کر اور کفن اُتروا کر درخت سے لٹکا دینگے پھر امام حکم دینگے کہ جو انکے دوستدار ہیں ان سے بیزار ہو جائیں۔ ورنہ عذاب الٰہی میں گرفتار کیئے جائینگے۔ لیکن وہ انکار کر دینگے اس پر امام کالے بادل کو حکم دینگے کہ ان منکرین پر چلے اور انکو ہلاک کر دے۔ پھر شیخین کو درخت سے اُتار کر قدرت الٰہی سے انکو زندہ کر لینگے۔ اور تمام مخلوق کو حکم دینگے کہ جمع ہو جائیں پس ابتدائے عالم سے آخر تک جس قدر ظلم و کفر کیا گیا ہے اس کا گناہ انکی گردن میں ڈالا جائیگا ××× اور جو بھی خون ناحق گرایا گیا ہے اور جس قدر حرام کاریاں ہوئی ہیں اور جو جو سود خوری و حرام خوری ہوئی ہے اور قائم آل محمدؐ کے قیام فرمانے تک جو جو جور و ستم ہوئے ہیں سب جرائم اُن کے ذمے لگائے جائینگے کہ تم انکے مرتکب ہوئے ہو اور وہ اقبالی ہو جائینگے۔ ××× پھر انکو درخت سے اُتار کر آگ کو حکم دینگے کہ زمین سے نکل آ۔ اور ان (شیخین) کو مع درخت جلا دے اور ہوا کو حکم ہوگا کہ انکی راکھ کو دریاؤں میں پھینکدے ××× دن رات میں ہزار مرتبہ ان کو قتل کرینگے۔ اور زندہ کرینگے الخ حق الیقین صفحہ ۱۴۵

(۸) تعزیر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ:۔ بحوالہ علل الشرائع امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خبردار رہو۔ جب ہمارے قائم خروج فرمائینگے۔ ایک عورت کو (اگلے جہان سے) لوٹا لینگے۔ تاکہ اسپر حد لگائیں۔ اور اس سے حضرت محمد صلعم کی بیٹی فاطمہ کا انتقام لیں۔ راوی نے دریافت کیا کہ حد کیسی لگائینگے۔ فرمایا کہ جو اس نے افترا باندھا تھا۔ ابراہیمؑ کی والدہ پر۔ (عیاذاً باللہ۔ خادم) راوی نے پوچھا کہ کیوں خداوند کریم نے اس حد لگانے میں اس قدر ڈھیل دی فرمایا اس لئے کہ خدا نے محمد صلعم کو تو رحمت (للعلمین) کر کے مبعوث فرمایا۔ اسواسطے اُنکی شان کے شایان نہ تھا۔ اور قائم کو مبعوث فرمایا ہے نقمت (عذاب الٰہی کے رنگ میں) "چرا آں را خداوند تاخیر انداخت برائے قائم علیہ السلام فرمود زیرا کہ خداوند تبارک و تعالےٰ مبعوث فرمود محمد صلے اللہ علیہ و آلہ را رحمت و مبعوث فرمود قائم علیہ السلام را نقمت"۔ کتاب نجم ثاقب مطبوعہ ایران باب ۲ در ذیل لقب سی و ہشتم صفحہ ۳۹

(۹) **تسخیر بلاد ہند و غیر اقوام سے سلوک** :- ا- امام حسین علیہ السلام اپنے زمانہ رجعت کے واقعات میں فرماتے ہیں کہ خدا کے کسی دشمن سے ڈروں گا نہیں - مگر خدا کے حکم سے اس کا خون گرا دونگا - اور جو بُت زمین پر ہوگا - اسکو جلا دونگا - یہاں تک ہندوستان تک جا پہنچوں - اور ہندوستان کے ساری شہروں کو فتح کر کے چھوڑوں گا ‘‘ ہر بُتے کہ بر روئے زمین باشد بسوزانم تا بہ ہند بر سم و جمیع شہر ہائے ہند را فتح کنم ‘‘ رسالہ رجعت ص۵۴

ب - سب یہود و نصاریٰ اور ساری ملّتوں کے سامنے اسلام کو پیش کیا جائیگا اور انکو کہا جائیگا کہ یا تو مسلمان ہونا پسند کرلو یا قتل ہوجانا - ’’ و بر یہود و نصاریٰ و سائر ملت ہا عرض کنم اسلام و مخیّر گردانم ایشان را میان مسلمان شدن و کشتہ شدن الخ - رجعت ص۵۴

ج - اور کوئی کافر روئے زمین پر نہ چھوڑینگے - اگر کوئی کافر کسی درخت پتھر کے پیچھے پناہ گزین ہوکر پوشیدہ ہوجائیگا تو وہ درخت یا پتھر خود پکار اُٹھیگا کہ یہ رہا کافر ! آئیے اور اسکو مار ڈالیئے - ’’ آن درخت و سنگ فریاد کند کہ نزد ما ست بیا ! او را بکش ! ‘‘ رجعت ص۵۱

د - اہل کتاب سے جزیہ قبول ہی نہ کرینگے اور کسی شخص سے بغیر قبول اسلام راضی نہ ہونگے اکثر ایسا اتفاق ہوگا کہ ایک شخص آنحضرتؐ کے سرہانے کھڑا ہوا ہوگا اور اسکو امر و نہی فرماتے ہونگے کہ جھٹ حکم ہوگا - لوٹالو اس کو ! اور ہمارے پیش کرو - کہ اسکی گردن اُڑا دیجائے بسبب کسی ایسے امر کے جو اس کے ضمیر میں سے آنحضرتؐ پر ظاہر ہوگیا - ’’ پس بفرماید کہ او را گردن بزنند بسبب امرے کہ از ضمیر او بر آنحضرتؐ ظاہر شود ‘‘ رجعت ص۵۲

(۱۰) **تجدید و ترمیم حرمین شریفین وغیرہ** - مفضل راوی نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ امام قائمؑ خانہ کعبہ کو کیا کریں گے ؟ فرمایا کہ **کعبہ کو گرا دینگے** - (اور کیا - خادم) اور جو بنیاد حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ نے رکھی تھی اسی پر از سرِ نو بنائینگے - اور جو بنیادیں مکہ و مدینہ و عراق اور ساری ولایتوں میں ظالموں نے رکھی ہیں سب کو گرا دینگے - اور کوفہ کی مسجد کو گرا دینگے - (شاید اس لئے کہ اس کے بانی حضرت فاروقؓ خلیفہ ثانی ہیں - خادم) اور اسکی ابتدائی بنیاد پر تعمیر کرینگے - (وہ کس نے اور کب بنائی تھی ؟ خادم) اور کوفہ کے قصر کو گرا دینگے - کیونکہ اس کا بانی ملعون ہے ‘‘ رجعت ص۳۳

’’ اور مسجد کوفہ میں اسوقت روغن اور شیر اور آب طہور کے چشمے جاری ہوجائینگے ‘‘ رجعت ص۵۵

(۱۱) **انہدام مساجد و مسجد بیت الحرام و مسجد حضرت رسول مقبولؐ** :- مروی ہے کہ آنجناب اور

آپکے عیال مسجد سہلہ میں مقیم ہونگے۔ اور مسجد کی عمارت کو گرا دینگے۔ اور چوب بستی کو سیدھا کردینگے۔ جیسے کہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں تھی۔ اور مسجد کے کنگروں کو گرا دینگے اور مناروں کو بھی مسمار کر دینگے۔ اور مسلمانوں کے گذر گاہ عام کو ساٹھ گز چوڑا کر دینگے۔ اور جو مسجد بھی راستے میں آئے گی اسکو برطرف کر دینگے۔ اور راستے میں جو چھجہ اور کھڑکی اور پرنالہ پڑے گا اسکو گرا دینگے ××× اور خانہ کعبہ کو گرا دینگے ××× اور مسجد الحرام اور مسجد رسولؐ کو مسمار کر دینگے اور جتنی (وسعت میں) حضرت رسولؐ کے وقت میں تھیں اتنی ہی بنوا دینگے۔ اور مقام ابراہیمؑ جس جگہ پر کہ حضرت رسولؐ نے ارشاد فرمایا تھا اور عمر نے جاہلیت کے تعصب میں آکر اسکو تبدیل کر دیا تھا تیار کرینگے۔ اور سب بدعتوں کو دور اور سب سنتوں کو قائم فرمائیں گے۔“ رجعت صہ ۵۳

(۱۲) بربادی زورا یعنی بغداد:۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ شہر خدا کی لعنت اور غضب کا مورد ہوگا افسوس اُن لوگوں پر جو وہاں آباد ہونگے ××× خدا کی قسم ایک وقت بغداد ایسا آباد ہوگا کہ لوگ کہیں گے دنیا بس یہی ہے اور کہیں گے اسکے محلّات و مکانات بہشت ہیں اور لڑکیاں نور العین اور لڑکے غلمان جنت ہیں اور لوگوں کا خیال ہوگا کہ بندوں کی رزق و روزی بس اسی شہر میں ہے۔ بوجہ خدا و رسولؐ پر افترا باندھنے اور ناحق ناروا کے حکم چلانے اور ناحق کی گواہی اور زنا و شراب و حرام خوری اور ناحق کی خونریزی اس حد تک کہ دنیا بھر میں نہ ہو۔ پس خدا برباد کردیگا اس کو ان فتنوں اور لشکروں سے اس حد تک کہ کوئی شخص اگر اسپر گذرے اور یہ بتلادے کہ اس جگہ اس شہر کی زمین ہے تو کوئی قبول نہ کریگا۔“ حق الیقین صہ ۱۴۲ رجعت صہ ۳۶

نوٹ۔ بغداد واقعی بلحاظ اپنے غیر معمولی حسن تمدن و بے نظیر شان و شوکت کے ایک زمانہ میں عروس البلاد رہ چکا ہے۔ لیکن طوسی اور علقمی دو شیعہ امراء و وزراء کی ترغیب تحریب پر ہلاکو خاں کے قیامت خیز حملہ سے برباد و فنا ہو چکا ہے۔ اور سعدی شیرازی جیسا راستباز اور راست گفتار شاعر فارسی اور عربی میں خلفائے عباس کے آخری خلیفہ مستعصم باللہ کی کمال مظلومی اور بغداد عروس البلاد کی افسوسناک بربادی پر دردانگیز مرثیے لکھ کر خون کے آنسو بہا چکا ہے۔ خلفائے عباس کی سلطنت کا یہ حشر ہوا۔ بنی اُمیہ اس سے پہلے نواح بغداد سے بیدخل ہو چکے تھے موجودہ صورت حالات کچھ

اور ہی ہے۔ بغداد کی بابت بظاہر کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ اب یا آئندہ اسکو دوبارہ اگلی سی شہرۂ آفاق شان و شوکت اور بے نظیر شہرت و رفعت نصیب ہو۔ اسکی بربادی تو ہلاکو خاں کے ہاتھ سے ہی مقدر تھی۔ جو شیعوں کے حسب دلخواہ ہو گئی۔ اب اس سے زیادہ امید آبادی یا انتظار بربادی عبث ہے بقول شخصے ؎

اب کیا رہا ہے جس سے رقیبوں کا ٹ ڈر کریں ٭ ہم تو بُروں کی جان کو پہلے ہی رو چکے ہیں (خادم)

(۱۳) **تسخیر استنبول**۔ حضرت امام اپنا ایک لشکر استنبول یعنی قسطنطنیہ کو روانہ فرمائینگے جب خلیج استنبول پر پہنچیں گے تو اپنے قدموں پر کچھ ایسا نقش لکھیں گے کہ آب پر چلنے لگینگے نصاریٰ وہاں کے جب یہ کرامت دیکھیں گے۔ تو کہیں گے۔ جب لشکر میں یہ کرامت ہے کہ پانی پر چلتا ہے تو حضرت امام آپ تو بڑا کراماتی ہونگے۔ پس شہر کا دروازہ کھول دینگے اور لشکر شہر میں داخل ہو جائیگا نصاریٰ جب حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہونگے۔ تو یوں سلام عرض کرینگے السّلام علیک یا بقیۃ اللہ۔

(۱۴) **تسخیر ملک شام اور بنی امیہ کا قتل عام**:۔ پھر جب امام کوفہ میں آکر قیام فرمائینگے۔ تو ایک لشکر شام کو روانہ فرمائینگے تاکہ بنی امیہ کو قتل کیا جائے۔ یہ سنتے ہی بنی امیہ فرنگ کو بھاگ جائینگے۔ ×××(وہاں جاکر وہ نصرانی ہو جائینگے۔ اور صلیب گردن میں ڈال لینگے۔ تب شہر فرنگ میں داخل ہونے پائینگے۔ پیچھے امام کا لشکر فرنگ پر چڑھ آئیگا۔ وہ طالب امان ہونگے۔ صلح کی استدعا کرینگے۔ امام کے اصحاب کہینگے ہم امان نہیں دیتے جب تک ہمارے دشمنوں بنی امیہ کو ہمارے حوالے نہ کردو۔ پس وہ بنی امیہ کو دھر پکڑینگے اور سب کو تہ تیغ کر دینگے۔ الخ (جلو چھٹی ہوئی۔ خادم)

لطیفہ:۔ اصل روایت میں اس موقعہ پر ایک عجیب و غریب بات مرقوم ہے کہ جس طرح حضرت رسول (صلعم) نے نبوت عطا ہونے کے پیچھے لوگوں کے ان اعمال سے تعرض نہ فرمایا جو کہ زمانہ جاہلیت میں کرتے رہے تھے۔ حضرت امامؑ بھی اسی طرح عملدر آمد فرمائینگے اور جو کچھ واقعات آنجناب کے ظہور سے پیشتر وقوع پذیر ہوئے اُن سے متعرض نہ ہونگے۔" (چہ خوش!!)

اگر یہ امر واقعہ ہے تو کس قدر تعجب کی بات ہے کہ حضرات شیخینؓ اور حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ اور اُن کے معتقدوں کو وہ عبرتناک اور اشد ترین سزائیں کیوں امام صاحب کی طرف سے دی گئیں؟ اور اسی طرح دوسرے دشمنان اہلبیت سے بھی انتقام لینے کے لئے رجعت جیسا خلاف عقل و دیانت و مخالف قرآن و سنت عقیدہ لازمہ مذہب شیعہ قرار دیا گیا؟ کیونکہ بقول شیعہ جو کچھ ان سے ظہور میں

سرزد ہوئے۔ ظاہر ہے کہ ظہور حضرت صاحب العصر سے وہ سینکڑوں برس پہلے ہو چکے تھے پھر ان لوگوں کے اعمال گذشتہ قبل ظہور پر نور سے کیوں اغماض و درگذر روا نہ رکھی گئی ؟ فتدبّر (خادم)

(۱۵) چونکہ مہدیؑ کی قابل ذکر باتوں میں سے ایک قتل دجّال بھی ہے۔ عام اہلسنّت کے عقیدہ میں تو ہے کہ وہ قوم یہود سے کھڑا ہوگا۔ اور دنیائے اسلام زمانہ قرب قیامت میں ایک عالمگیر فتنہ دجّالی میں مبتلا ہوگی لیکن چونکہ شیعوں کے مدّ نظر ہر وقت بنی امیہؓ اور بنی عباس کے مظالم ہیں اور ان کا انتقام خواہ کسی رنگ میں بھی ہو۔ ان کی زندگی کا مقصد اعلیٰ ہے۔ جس طرح انکے حامیان مذہب نے انکو سبق پڑھایا کہ جو اچھا نام یا اچھی صفت ہے اس سے مراد ائمہ معصومین اہلبیت ہیں۔ اور جو بُرا نام یا صفت مذمومہ ہے۔ اس سے مراد ان کے مخالف ہیں۔ مثلاً خدا نے فرمایا ہے۔ "ذٰلك الكتٰب لا ريب فيه" تو اس سے مراد جناب علی علیہ السّلام ہیں۔ اور دوسری جگہ جو فرمایا کرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان۔ اس آیت میں کفر و فسوق وعصیان تین صفات ذمیمہ کا ذکر ہے۔ اور ان سے مراد اصحاب ثلاثہؓ ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذالک المفتریات۔ خادم) دیکھو آیات محولہ کے تحت میں تفسیر صادق وغیرہ۔

ا۔ اسی مذاق سلیم کے تقاضے سے انہوں نے دجّال کا وجود بھی بقول ع ہر کہ پیدا مے شود از دور پندارم تومن اپنے ملکی حریفوں بنی امیہؓ وآل سفیان میں ہی تجویز کر دیا۔ چنانچہ مروی ہے کہ وہ عثمان بن عنبسہ نام ہے۔ یزید بن معاویہ کی اولاد سے۔ لکھا ہے کہ اس کے خروج پر شیطان غروب آفتاب کے وقت مغرب کی جانب سے آواز دیگا کہ تمہارا پروردگار وادی الیاس میں ظاہر ہوا ہے۔ تسکی امزاج منافق و کافر اس آواز کو برحق مان کر گمراہ ہو جائینگے۔ ملخص بقدر ضرورت۔ رجعت صـ ۳۱

ب۔ جناب علی علیہ السّلام سے ایک خطبہ مشتملبر اخبار ملاحم کتب شیعہ میں منقول ہے جس میں ایک جملہ یہ ہے "كانى انظر الى الضّليل نعق بالشّام" یعنی فرمایا کہ گویا میں دیکھتا ہوں کہ "وہ گمراہ ملک شام میں ہینگ رہا ہے" اس کی شرح میں شیعوں کے فاضل اجل علامہ ابن میسم مشہور معروف شارح کتاب نہج البلاغۃ نے فرمایا ہے واعلم انه ليس فى اللفظ دلالة واضحة على ان المراد بالضليل المذكور معوية بل يحتمل ان يريد به شخصاً آخر يظهر فى مابعد الشام كما قيل انه السّفيانى الدجال و كان الاحتمال الاول اغلب على الظن" دیکھو شرح ابن میسم مطبوعہ ایران ج "خطبة مشتملة على ذكر الملاحم" یعنی جان تو کہ بظاہر تو اس لفظ سے بخوبی ثابت نہیں ہو سکتا کہ ضلیل

مذکور سے مراد امیر معاویہ ہو۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس سے کوئی اور شخص مراد ہو جو آئندہ کسی وقت پر ملک شام میں خروج کرے۔ جیسے کہ کہا گیا ہے کہ دجّال وہی سفیانی ہے اگرچہ پہلا احتمال زیادہ قرین قیاس ہے۔

شیعہ سواراج کی میعاد

فرضی قصّے کہانیوں کو چھوڑ کر اگر واقعات کے رنگ میں تاریخ عالم کے نہایت مشہور سلاطین یا دیگر بلند اقبال و مقتدر خاندانوں کی حکومت کا دَور بغور دیکھا جائے تو زیادہ سے زیادہ ہزار پانسو برس سے زائد شاید ہی نکلے گا۔ لیکن ماشاء اللہ شیعہ سواراج کی میعاد ہزار ہا برس سے بھی زائد و متجاوز ہے نمونہ کے طور پر چند روایات ہدیہ شائقین کی جاتی ہیں:۔

ا۔ بروائیت سید ابن طاؤس منقول ہے کہ بعض کتب معتبرہ سے دنیا کی عمر ایک لاکھ برس ثابت ہوتی ہے منجملہ بیس ہزار تو سارے لوگوں کے لئے ہے اور باقی اسّی ہزار سال آل محمدؐ کی مملکت اور بادشاہی کے لئے ہے۔ "از بعضے کتب معتبرہ عمر دنیا صد ہزار سال است بست ہزار سال از سائر مردم است و ہشتاد ہزار سال مدّت ملک آلِ محمدؐ و پادشاہی ایشاں" رجعت صفحہ

ب۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پچاس ہزار سال بادشاہت فرمائینگے۔ رجعت صفحہ (سبحان اللہ کیا یہ وہی حضرت محمدؐ عربی رسول مقبول صلعم ہیں جو مدینہ منورہ میں فوت ہونے سے پہلے بمقابلہ دولت و ثروت ناپائیدار عالم فانی نعمائے جاودانی اخروی کو پسند فرما چکے تھے؟ خادم)

ج۔ روایت مذکورہ کے ساتھ ہی مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی بادشاہت چوالیس ہزار سال تک رہیگی۔ رجعت صفحہ (اللہ اکبر! کیا یہ وہی جناب علی علیہ السلام ہیں جو اس دنیا کو بقول شخصے ایک دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ طلاق دے چکے تھے؟ خادم)

د۔ امام حسین علیہ السلام کی نسبت مروی ہے کہ آپ اتنی مدّت تک زمین میں بادشاہی کرینگے کہ ابروؤں کے بال چشم ہائے مبارک تک لٹک پڑینگے۔ دوسری روایت میں ذرا بوضاحت لکھا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے بعد امام حسین علیہ السلام تین سو نو برس تک تمام روئے زمین میں بادشاہی فرمائینگے۔" رجعت صفحہ (کیا شہید کربلا کی شہادت کا اجر خداوند کریم نے جنّات النعیم میں کافی طور پر انکو عطا نہیں فرما دیا کہ تلافی مافات کے لئے دوبارہ دنیوی جاہ و ثروت سے بھی انکو ممتاز کرنا ضروری سمجھا گیا؟ ۔ خادم)

۵۔ خود حضرت صاحب العصر (امام مہدی ؑ) کی میعاد سلطنت کی بابت بڑے افسوس سے دیکھا جائیگا کہ سوائے دیگر صرف انیس ۱۹ سال ہی منقول ہے۔ چنانچہ شیخ طوسی و مفید نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ سائل نے امام سے دریافت کیا کہ امام قائم کتنے برس تک بادشاہی کرینگے؟ تو جواب میں امام ؑ نے فرمایا کہ انیس ۱۹ سال۔ دیکھو کتاب حق الیقین صفحہ ۱۴۱

لطیفہ

امام غائب کی غیبت کبریٰ کے زمانہ میں بڑی بڑی معتبر کتب کی روایات میں دیکھا گیا کہ حضرت امام غائب جیسے کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ معمورہ عالم سے الگ تھلگ کسی مخفی جگہ میں رہتے ہیں خدانخواستہ نرے بیکس اور یکہ و تنہا اور ابتر و بے برگ و بے نوا ہیں بلکہ نام خدا آپ کا دائرہ سلطنت کئی ایک جزائر پر حاوی ہے جہاں پر آپکے کئی فرزندان ارجمند ہیں اور خود بدولت ایک خاص ناحیہ مقدسہ میں رونق افروز ہیں جس کا نام نامی جزیرہ خضرا ہے جو بحر ابیض میں واقعہ ہے۔ چنانچہ۔ دور حاضرہ کے نہایت ہی مشہور بے بدل شیعہ فاضل میرزا حسین النوری طبرسی بھی ایسی روایات کو تبرّکاً اپنی سرمایۂ ناز کتاب نجم ثاقب میں درج فرما گئے ہیں:۔ ”و از برائے آنجناب ؑ اولاد بسیار است و از جملہ آنہا است طاہر و قاسم و ہاشم و ابراہیم و عبدالرحمٰن و مسکن آنجناب ؑ در جزیرہ خضرا است در بحر ابیض از جزائر خالدات مغربیہ و وسعت جزائر برکوے کہ در دو فرسخے ایں بلدہ مبارکہ است و سائر جزائر مثل علقمہ و ناعمہ و مبارکہ و صالحیہ و خضر و یہ و بیضاویہ و نوریہ کہ حاکم اند در آنہا امراے آنجناب کہ از فرزندان اویند۔ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا۔ نجم ثاقب صفحہ ۲۹۷

ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ نبی کوثر کے ایسے پیارے جانشین اور ایسے بابرکت امام کی شان کے عین شایان ہے کہ اسکی سلطنت و ثروت میں روز افزوں ترقی اور اس کی اولاد امجاد میں غیر معمولی افزائش ہوتی رہے۔ اور صدہا برس گذر جانے کے بعد لازم تو یہ تھا کہ ایک وسیع براعظم کی مملکت آل محمد کے زیر نگین ہوتی۔ اور ایک ایک فرزند ارجمند کے صلب سے چند در چند دل بند پیدا ہوتے ہوتے انکی تعداد بے شمار ہزار در ہزار اور قطار در قطار ہوتی۔ لیکن سخت حیرت کا مقام ہے کہ مرویات رجعت میں نہ کہیں ان جزائر کا ذکر وارد ہے نہ ان امرائے آنحضرت یعنی زادگان سعادت نشان کا تذکرہ۔ بلکہ امام آخر الزمان کے

ظہور فرمانے کے ساتھ ہی آپ کی اولاد و یاران صمیم وجز ائر و املاک قدیم دفعۃً غائب کر دیئے جاتے ہیں اور ان کو آخر کار مقطوع النسل ٹھیرا کر امام حسین علیہ السلام کو ہی اُن کا وصی ٹھیرایا گیا ہے۔ حاملان آثار ائمہ اطہار کی یہ بھول اور راویان احادیث معصومین الاخیار کا یہ ذہول نکتہ رس طبائع کے لئے نہایت قابل غور ہے۔ خادم

وفات حسرت آیات حضرت امام العصر

شیخ طوسی اور شیخ مفید نے لکھا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا۔ کہ "قائم ما چند سال پادشاہی خواہد کرد فرمود نوزدہ سال" الخ حق الیقین صفحہ ۱۴۱ یعنی ہمارے مہدی کتنے برس تک بادشاہی کریں گے؟ فرمایا کہ اُنیس ۱۹ سال تک۔ یہ امر بھی کم تعجب انگیز نہیں ہے کہ اتنے بڑے عظیم الشان امام آخر الزمان جس کے ذمہ مشارق و مغارب عالم کی تسخیر اور تمام اقوام و ملل میں دین اسلام کی اشاعت عالمگیر و ہر ایک قسم کے انتظامات و استحکامات کی تقریر مقرر ہے۔ اُن سب عہدہ برآ ہونے کے لئے صرف اُنیس برس ہی کا قلیل عرصہ کافی و مکتفی تجویز کیا گیا؟

خیر۔ ہمیں اسقدر بال کی کھال نکالنے سے غرض نہیں۔ دروغ بگردن راویان آشفتہ بیان۔ ہم اصل موضوع کو لیتے ہیں جیسے کہ ابتدائے مضمون میں مجملاً مذکور ہوا۔ مروی ہے کہ جب سب سے پہلے امام حسین علیہ السلام دوبارہ زندہ ہو کر رجعت فرما ہونگے تو اُن کے ہمراہ ستر پیغمبر بھی زندہ کیئے جائینگے۔ جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے اور وہ سب بزرگوار خاص و عام لوگوں کے ذہن نشین کرائینگے کہ سنو بھئی لوگو! یہ صاحب (رجعت کنندہ) حسینؑ بن علیؑ ہیں۔ انہوں نے خروج فرمایا ہے۔ تاکہ لوگ اُن کے بارہ میں کوئی شک نہ کریں اور جان لیں کہ وہ دجّال اور شیطان نہیں (نعوذ باللہ من ذالک۔ خادم) اور اسوقت امام مہدی اُن کے درمیان میں ہی ہونگے۔ پس جب امام حسینؑ کی معرفت مومنین کے دل میں راسخ ہو جائے گی تو اسوقت امام مہدی دنیائے فانی سے کوچ کرینگے اور امام حسین علیہ السلام ہی انکو غسل دینگے۔ دفن کرینگے۔ حنوط فرمائینگے۔ جنازہ پڑھائیں گے قبر میں اُتارینگے۔ کیونکہ امام کو سوائے امام کے نہ اور کوئی غسل دیتا ہے نہ جنازہ پڑھاتا ہے۔" امور وصی را غیر وصی مرکب نہ میشود" "لا یلی الوصی الا الوصی" نجم ثاقب صفحہ ۱۶۶ و حق الیقین صفحہ ۱۴۱ رسالہ رجعت صفحہ ۵۵

نوٹ۔ افسوس ہے کہ خاص مقام مدفن امام کا کہیں نام و نشان مذکور نہیں۔ مثلاً جیسے کہ مسیح ابن مریم

کی نسبت شیعہ و سُنی میں مشہور ہے کہ مقبرہ مطہرہ یا خاص قبر منورہ آنحضرت صلعم میں مدفون ہونگے - خادم

اس روایت سے تو یہ نکلا کہ امام حسین علیہ السلام کو اسواسطے رجوع الی الدنیا کی تکلیف دی گئی کہ امام آخر الزمان کی تجہیز و تکفین بغیر اسکے ممکن نہ تھی لیکن ایک دوسری روایت میں آیا ہے، کہ امام صاحب قائم خود اپنے وقت مقررہ پہ فوت ہو جائینگے - اور معاً بعد حضرت قائم آل محمد کا سلسلہ ہدایت درہم برہم و متزلزل. شیطان لعین کا دَور دورہ اور بد نصیب دنیا پھر ویسی کی ویسی ..... ہی گمراہ ہو جائے گی - اور جابجا فتنہ و فساد کا زور شور ہو جائیگا جب اسی طرح پچاس برس گذر جائینگے تو حضرت منتصر یعنی انتقام لینے والے دنیا میں لوٹ کر آجائینگے - یعنی امام حسین علیہ السلام - اور اپنے اصحاب کے خون ناحق کا مطالبہ کرینگے۔

"و بعد از وفات آنحضرت ہرج مرج و فتنہ بسیار خواہد بود تا پنجاہ سال پس منتصر یعنی انتقام کشندہ بہ دُنیا خواہد آمد کہ امام حسین است و طلب خون خود را و اصحاب خود را خواہد کرد"

حق الیقین صہ ۱۴۱

لطیفہ - نصاریٰ نے ضرورت کفارہ پر یہ کہانی گھڑی ہوئی ہے کہ آدم سے لیکر ملاکی نبی تک ہزاروں پیغمبر ہدایت خلق اللہ کے لئے مبعوث ہوئے - لیکن ناکام ہی چلے گئے - آخر خدا نے آخری حیلہ یہ سوچا کہ یسوع مسیح کو پیدا کرے - وہ آیا اور سب لوگوں کے گناہوں کو اپنی گردن پر اُٹھا کر روز روشن میں مقتول و مصلوب ہو گیا - اور اپنے مقصد میں مغلوب نہیں بلکہ غالب و کامیاب رہا. لیکن ساری دنیا جانتی ہے اور نصاریٰ بھی جانتے ہیں کہ باوجود کفارہ یسوع مسیح کے دنیا میں اسی طرح شیطان و شیطنت کا طوفان بے تمیزی برپا رہا - اور عوام کالانعام کی ہدایت کا حال زار ویسا ہی قابل رحم ہے -

اسی طرح اس فرقہ شیعہ کے عقیدہ میں بھی ہر چند ضلالت کا دَور جناب علی علیہ السلام کی وفات سے شروع ہے - جبکہ عالم علم لدنی حضرت خضر علیہ السلام جیسے مرد خدا نے علانیہ ڈنکے کی چوٹ فرمادیا تھا کہ " الیوم انقطعت خلافۃ النبوۃ " کہ آج نبوت کی خلافت کا سلسلہ منقطع ہو گیا - دیکھو صافی شرح اصول کافی باب مولد امیر المؤمنین علیہ السلام در شرح حدیث وفات حسرت آیات جناب علی علیہ السلام -

اور صدہا برس سے لیکر آجتک شیعہ و غیر شیعہ فرقوں اور سُنیوں کو شیعوں کی طرف سے یہی طفل تسلی دیجاتی رہی ہے کہ دیکھنا جب ہمارے حضرت غائب ظہور پذیر ہوں گے تو دنیا کے سب

دُکھ و درد ایک دم دُور ہو جائیں گے۔ آسمانی برکات کا دَور شروع ہو جائیگا اور کفر و شرک کا نام و نشان مٹا کر تمام دنیا میں دین برحق کا ڈنکہ بجایا جائیگا۔ ایسا نہ ہوگا جیسے کہ تمہارے خلفائے ثلاثہ کے دَور میں ہوتا رہا کہ اکثر خوف غالب رہا اور امن و امان مخدوش بلکہ آیت استخلاف کے وعدہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کے عین مطابق امن و امان کا سکّہ عالمگیر ہوگا اور خوف و ہراس کا قاطبۃً ستیاناس کیا جائیگا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن سینکڑوں برسوں تک بکمال پابندی تقیہ غائب رہنے اور ہمیشہ ظہور پُرنور کے لئے موزون وقت زیرِ غور رکھنے کے بعد بھی تقریباً وہی کچھ ظہور پذیر ہوا۔ جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا تھا اور خلفائے راشدین رسول صلعم کے دوران خلافت میں بھی ہوا۔ بقول شخصے ؎

بہت شور سُنتے تھے پہلو میں دل کا ٭ جو چیرا تو اِک قطرۂ خون نکلا

بلکہ اُس سے بھی بدتر کیونکہ ایسی عالمگیر تباہی اور سربسر گمراہی کی سیاہی تو افق اسلام پر شائد ہی کبھی طاری و ساری ہوئی ہوگی۔ کہ امام صاحب الزمان جیسے موید من اللہ مہدی کامل و ہادی اکمل کے فوت ہو جانے کے ساتھ ہی اطراف عالم و اکناف جہان میں پھیل جائے۔ اور خداوند کریم کو یہاں تک مجبوری ہو جائے کہ از سرنو امام حسین علیہ السلام کو نعمائے جنت سے محروم کر کے دنیا میں مامور فرمادے کہ دشمنان دین سے انتقام و قصاص لیکر خدا و رسول خدا کی لاج رکھ لیں ؟

دَورِ تسلسل

هو الاوّل هو الآخر
هو الاخر هو الاوّل

ہندو دھرم میں تو دَورِ تسلسل سُنا ہی جاتا تھا۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ انڈے سے مُرغی پیدا ہوئی اور مُرغی سے انڈا۔ جیسے کہ درخت سے بیج اور بیج سے درخت۔ جو آج بیٹا ہے۔ وہ کل باپ ہوگا اور جو باپ ہے وہ کل کسی کا بیٹا تھا۔ اسی طرح کی کچھ کیفیت یہاں بھی ہے۔ مثلاً یہاں تک تو سیدھی سی بات ہے کہ بارہ اماموں میں سے سب سے پہلے امام جناب امیر المومنین علی علیہ السلام تھے۔ اور جب وہ فوت ہوئے تو اُن کے بعد دوسرے امام حسنؑ امام ہوئے علیٰ ہذا القیاس گیارھویں امام جناب حسنؑ العسکری ہوئے اور بارھویں امام محمد بن حسنؑ العسکری ہوئے۔ قِصّہ تمام شد۔

لیکن شیعہ عقیدہ کے مطابق جناب علی علیہ السلام ابھی دوبارہ دنیا میں تشریف لے آئینگے۔

اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ "منہم صاحب رجعتہا" کبھی تنہا کبھی (حضرت رسول صلعم کے ساتھ کبھی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کبھی اوّل کبھی آخر کبھی درمیان - اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ اصول موضوعہ بنایا گیا ہے کہ امام معصوم کی تجہیز و تکفین کے لئے کسی امام یا ولی معصوم کا ہونا ہی لابد ہے - اسی لئے اپنے خاتم الائمہ امام غائب کی تجہیز تکفین کے لئے بتکلف تمام گڑے مُردوں کی ہڈیاں اکھاڑنے سے دریغ نہ کیا یعنی اور تو اور امام حسینؑ کو خاص طور پر ولی امام غائب تجویز کرایا - اگرچہ دوسری روائیت میں ناظرین کرام یہ بھی ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام امام قایم کے فوت ہوجانے کے پچاس سال بعد انتقام لینے کی غرض و غائت لیکر رجعت فرماتے معمورہ عالم فانی ہونگے - اب امام حسین علیہ السلام کے دَورِ رجعت کے ضمن میں مروی ہے کہ امام قائم کے بعد تین سو نو برس تک تمام روئے زمین کی بادشاہت اور جب انکی مدّت ختم ہوجائے گی - تو جناب علی علیہ السلام ظاہر ہونگے - اور آپکی بادشاہی کی نوبت آجائیگی -

دوسری جگہ لکھا ہے کہ معراج کی بعض احادیث میں منقول ہے - کہ خداوند عالم نے حضرت رسول صلعم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اے محمد صلعم علیؑ اماموں میں سے وہ آخری امام ہے - جسکی روح قبض کی جائے گی اور وہ دابۃ الارض ہیں جو لوگوں سے بات کریگا - "علی آخر کسے است کہ قبض روح او خواہم کرد از اماماں - واوست دابۃ الارض کہ با مردم سخن خواہد گفت" رسالہ رجعت صفحہ ۹ ھوالاوّل ھوالاٰخر - ھوالاٰخر ھوالاوّل -

خاتمہ

عطائے شما بہ لقائے شما

معزز ناظرین کرام ! یہ ہے شیعہ سواراج اور اس کے چند واقعات قابل اندراج جو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں - آپ صاحبان میں سے شاید ہی کوئی ایسے خاص مزاج کے بزرگوار ہوں گے - جو اس بارہ میں خاکسار راقم کے ساتھ متفق الرائے نہ ہوں کہ چونکہ ایسے انوکھے سواراج سے مطلب صرف یہ ہے کہ شیعوں کے دلوں میں حامیان تشیع کا اپنے حریفان قدیم ابو بکرؓ و عمرؓ و نیز بنی امیہ کے برخلاف پرلے درجہ کی کینہ توزی اور بغض پروری کی تعلیم و تلقین کا تا قیامت تک قائم و راسخ رہے اور یہ خانہ جنگی کی آگ مثل آتش پرستوں کی آگ کے ہمیشہ زندہ اور مشتعل اور اس سے بڑھ کر عام رفاہ خلق اللہ یا بہبودی خلائق و ملل کا

کوئی شائبہ نہیں اسواسطے ایسے سواراج سے تو توبہ ہی بھلی ہے جس سے غیر شیعہ فرقوں کو راحت دامن نصیب ہوتا تو درکنار خود شیعہ صاحبان کی زندگی بھی اس سے ہمیشہ معرض خطر و امتحان میں رہے گی۔

پس ایسے سواراج سے خدا اپنی عاجز مخلوق کو ہمیشہ ہمیشہ امن و امان میں ہی رکھے۔ اور بمصداق عطائے شما بہ لقائے شما ایسا خیالی سواراج ہمارے شیعہ احباب کو ہی مبارک رہے۔ ؎ آنچہ دانستہ بود نش ہمہ مغز ٭ پوست بر پوست بود ہمچو پیاز۔

والسّلام علےٰ من اتبع الھدیٰ واعرض عن الھویٰ والغویٰ

---

(۱) **مروجہ قرآن شریف منسوخ التلاوۃ ہو جائیگا**:۔ چنانچہ علامہ نوری جیسے فاضل اجل بہ ضمن خصوصیات ظہور حضرت امام غائب اپنی سرمایۂ ناز کتاب میں ذکر فرماتے ہیں کہ منجملہ جناب امیر المومنین والے قرآن کا ظہور ہے۔ جس کو آنجناب نے بعد وفات حضرت رسول خدا سوائے تغیر و تبدیل کے جمع فرمایا تھا اور اس میں وہ سب کچھ محفوظ ہے جو بطور اعجاز کے آنحضرت صلعم پر نازل ہوا۔ جسکو جمع کرنے کے بعد جناب نے صحابہؓ کے پیش فرمایا۔ تو انہوں نے ایسی روگردانی دکھلائی۔ پس آنجناب نے بھی اسکو مخفی فرما دیا۔ اور وہ ویسے کا ویسا ہی ہے۔ یہانتک کہ حضرت امام غائبؑ کے ہاتھ پر ظاہر ہوگا اور لوگوں کو حکم ہوگا کہ اسکو پڑھیں اور یاد کریں اور بباعث اسی اختلاف ترتیب کے جو اس مروجہ قرآن میں موجود ہے جس کے لوگ عادی ہو گئے ہیں اس (جدید قرآن) کا یاد کرنا مکلفین کے نہایت ہی مشکل ہوگا۔ "و بجہت اختلاف ترتیب کہ بایں مصحف موجود دارد کہ با و مانوس شدند حفظ آں از تکالیف مشکلہ مکلفین خواہد بود" (نجم ثاقب)

(۲) **امام صاحب کی شریعت مروجہ شریعت سے جداگانہ ہوگی**:۔

روایت مذکورہ کے متصل بعد ہی بحوالہ کتاب غیبت نعمانی مروی ہے کہ امام غائبؑ خروج فرمائینگے۔ ساتھ ایک امر جدید اور قضائے جدید اور کتاب جدید کے۔ "و در غیبت نعمانی مروی است کہ فرمود خروج مے کند قائم علیہ السّلام بامرے جدید و قضائے جدید و کتابے جدید" (نجم ثاقب)

و نیز روایت کردہ از جناب صادق علیہ السّلام کہ فرمود اللہ گویا نظر مے کنم بسوئے آنحضرت یعنی قائم در میان رکن و مقام کہ بیعت مے گیرد از مردم بر کتابے جدید (نجم ثاقب صـ۳۲)

نوٹ۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایسے امام کے وجود سے اسلام کی ترقی اور اہل اسلام کی بہبودی کہاں تک متعلق ہے؟ (خادم)

الاستخلاف

آج سے پچیس سال پیشتر میں نے سُنی شیعہ کے اختلاف کے متعلّق ایک رسالہ الاستخلاف نام لکھا تھا جسمیں محض قرآن کریم کی آیات کو امور متنازعہ میں قول فیصل کے طور پر پیش کیا تھا۔ میں نے دکھایا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں مومنوں کی کیا نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ اور وہ سب کی سب حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ پھر یہ کہ خلافت نبوی کا وعدہ کن اوصاف کے برگزیدہ اصحاب سے تھا۔ اور آیا حضرات شیخین رضؓ و جناب عثمانؓ ان صفات حمیدہ سے متصف تھے یا نہیں۔ یہ امر روز روشن کی طرح ثابت کر دیا گیا تھا کہ کامل مومنوں اور صالح الاعمال مسلموں کی سب نشانیاں ان بزرگوں میں پائی جاتی تھیں جن کی تکفیر و تفسیق شیعہ جزو ایمان سمجھتے ہیں اور کہ سچے خلیفے کی جو بھی نشانیاں اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں وہ سب کی سب ان برگزیدگان بارگاہ کبریا میں موجود تھیں۔ پس تخت خلافت پر ان صاحبوںؓ کا متمکن ہو جانا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ صالح الاعمال کامل مومن تھے۔ انکی خلافت برحق خلافت تھی۔ یہ طرز استدلال ایسا قوی تھا کہ شیعہ آجتک دم بخود ہیں اور الانصاف کے مصنف صاحب بھی اس کا کچھ جواب نہیں دے سکے۔ نیز بہت سی سعید روحوں نے (جیسا کہ مختلف خطوط اور گفتگوؤں سے مجھ پر ظاہر ہوا) اس رسالہ سے ہدایت حاصل کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پہلا ایڈیشن مدت ہوئی ختم ہو چکا تھا احباب کا تقاضا تھا کہ یہ رسالہ پھر چھپے۔ میں اسکے متعلق تساہل سے کام لیتا رہا۔ آخر وقت آگیا کہ میں نے اسپر نظر ثانی کی۔ کچھ اضافہ نہیں کیا نہ کوئی عبارت تبدیل کرنیکی ضرورت پیش آئی۔ ہاں طبع اوّل میں غلطیاں بہت تھیں۔ اور میں نے کوشش کی ہے کہ طبع ثانی میں یہ رسالہ صحیح چھپے گو بہتر کتابت کا انتظام نہیں ہو سکا لیکن تاہم پہلے ایڈیشن سے بہر حال لکھوائی چھپوائی۔ کاغذ میں بہتر اور عمدہ احباب کرام سے امید ہے کہ وہ اسکی قدردانی فرمائینگے۔ بہت کم تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ اسلئے جلد سے جلد دفتر تشحیذ قادیان کے پتہ پر ۴ر فی رسالہ کے حساب سے طلب فرمائیں ؛

بے نظیر لٹریچر شیعوں کی تردید میں

علامہ خادم حسین صاحب کے مضامین شیعہ مذہب کے متعلق تشحیذ الاذہان میں چھپتے رہے ہیں یہ ایک نہایت ہی مفید ناقابل تردید مجموعہ ہے جسمیں اہل سُنّت کی تائید اور اہل باطل کی تردید ہے۔ علامہ خادم حسین کی تحریر کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ خصم کی مستند و معتبر کتب سے استدلال کرتے ہیں اور اپنی طرف سے کچھ اضافہ نہیں فرماتے اور نہایت ہی ادب و نرمی سے حق کی طرف متوجہ کرتے ہیں اسلئے جو صاحب ان مضامین کا مطالعہ فرمانا چاہیں وہ سنہ ۱۹۱۴ء سے لیکر سنہ ۱۹۲۲ء تک کے آٹھ سالہ فائل تشحیذ بیس روپے میں منگوالیں۔ ان فائلوں میں عیسائیوں اور آریوں کے ردّ اور اسلام و احمدیت کی خوبیوں کے متعلّق کافی ذخیرہ و مجموعہ ہے ؛

طریقِ ذبح پر علمی نظر

ہر شخص کے دل میں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ گوشت کے حصول کا بہترین ذریعہ کیا ہے۔ گوشت خوری پر تو بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مگر طریق ذبح کی طرف اہل علم کی توجہ بہت کم ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ مہذب قوموں اور خاص کر یورپ کے ڈاکٹروں نے ابھی تک اس حقیقت کو نہیں سمجھا کہ مذبوحہ کے جسم سے خون کا بخوبی خارج ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان ممالک میں بعض ایسے طریق ذبح کے رائج ہیں جن سے (جیسا کہ اس مضمون میں ثابت کیا جائیگا) خون مسفوح کا کچھ حصہ جسم میں باقی رہ جاتا ہے۔ جو غلیظ ہونے کی وجہ سے دقیق فطری قوٰی پر مضر اثر ڈالتا ہے۔ اس مضمون میں ذبح کے دو عام طریق یعنی جھٹکہ اور ذبیحہ کا مقابلہ کر کے انشاء اللہ طب کی رُو سے ثابت کیا جائیگا کہ اسلامی طریق ذبح جھٹکہ سے افضل ہے۔

مختلف طریق ذبح مہذب دنیا میں مختلف طریق ذبح کے رائج ہیں۔ جن میں سے مَیں موٹے موٹے تین طریقوں کو بیان کرتا ہوں۔

(۱) مشین کے ذریعہ سے۔ اس میں چند جانوروں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے اُن کی گردنوں کو شکنجے میں ڈال کر نیچے جھکا دیتے ہیں۔ اور اوپر سے ایک نہایت تیز آرہ بڑی سرعت کے ساتھ گردنوں پر پھیرا جاتا ہے۔ جس سے جانور کی گردن جُدا ہو جاتی ہے۔ یہ سب عمل مشین کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اور ایک سیکنڈ میں کئی سو جانور ذبح ہو سکتے ہیں۔ یہ طریق ولایت کے ملک میں رائج ہے۔ جنگ یورپ میں کثرت سے جانور اس طریق سے حلال کر کے فوجوں کو گوشت بھیجا جاتا تھا۔

(۲) جھٹکہ۔ یہ طریق نمبرا سے ملتا ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ اس میں جانور کو کھڑا کر کے اُس کی گردن ایک آدمی کھینچ رکھتا ہے۔ اور دوسرا ایک تیز چُھرا گردن پر مارتا ہے جس سے جانور کی گردن جُدا ہو جاتی ہے۔ یہ طریق سکھ اور گورکھا لوگوں میں رائج ہے۔

(۳) ذبیحہ۔ اس میں جانور کو گردن کے بل لٹا دیتے ہیں۔ اور نہایت تیز چُھری کے ساتھ گردن کی شریانوں اور وریدوں کو کاٹا جاتا ہے۔ مگر گردن تن سے جُدا نہیں کی جاتی۔ یہ طریق مسلمانوں اور یہودیوں میں پایا جاتا ہے۔

مشین اور جھٹکہ کا طریق دونو ایک ہی ہیں۔ پس دو طریق یعنی ذبیحہ اور جھٹکہ ایسے ہیں جن میں

اصولی اختلاف ہے۔ اس لئے ہم صرف ان دو طریق کا مقابلہ کرینگے۔

واضح ہو کہ ذبیحہ اور جھٹکہ میں اصولی اختلاف یہ ہے کہ ذبیحہ میں گردن کو تن سے جُدا نہیں کیا جاتا۔ اور جھٹکہ میں گردن جُدا کردی جاتی ہے۔ گردن میں انگوٹھی نما مُہرے ہوتے ہیں جن میں سے نخاع یعنی حرام مغز۔ گذرتا ہے۔ جھٹکہ میں حرام مغز۔ کٹ جاتا ہے۔ مگر ذبیحہ میں حرام مغز۔ کا تعلق دماغ سے وابستہ رہتا ہے۔ اور اسی پر سارے اختلاف کا دارومدار ہے۔

موت کِس طرح واقع ہوتی ہے جھٹکہ میں موت کا سبب انتہائی دماغی ضعف ہے۔ جو حرام مغز کو صدمہ پہنچنے سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے قلب کی حرکت فوراً بند ہو جاتی ہے۔ اسکے علاوہ موت کا ایک سبب بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ حرام مغز۔ کا تعلق دماغ قطع ہو جانے سے عضلات تنفس بحس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ اور جانور دم گھُٹ کر مر جاتا ہے۔

ذبیحہ۔ اس طریق میں موت کا سبب وہی ہے۔ جو ذبح کرنے کی حقیقی غرض ہے۔ یعنی جسم سے مکمّل اخراج دم یعنی خون نکل جانے سے دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ یوں تو دونو صورتوں میں موت دل کی حرکت بند ہو جانے سے ہوتی ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ جھٹکہ میں دل اس لئے ٹھیرتا کہ دماغ کو سخت ضعف پہنچتا ہے۔ گو کچھ خون ابھی جسم میں باقی ہوتا ہے۔ مگر ذبیحہ میں دل اس لئے ٹھیر جاتا ہے۔ کہ خون مکمّل طور پر جسم میں سے نکل جاتا ہے۔

ذبح کرنیکی حقیقی غرض ذبح کرنے کی حقیقی اور اصلی غرض یہ ہے کہ جانور کو ایسے طریق سے مارا جائے کہ اس کے جسم سے کم سے کم وقت میں مکمّل طور پر خون نکل جائے۔ اور جانور کو تکلیف کم ہو۔ خون چونکہ مضر صحت ہے۔ اور اس کا کھانا دقیق فطری قوٰی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس لئے مکمّل اخراج دم ذبح کی پہلی غرض ہے۔ جانور کی تکلیف اور وقت کا سوال بعد میں آتا ہے۔ مثلاً اگر مان لیا جائے کہ جھٹکہ میں جانور کی موت جلدی واقع ہوتی ہے۔ تو چونکہ اس سے ذبح کی اصل غرض (یعنی مکمل اخراج دم) کی پورے طور پر تکمیل نہیں ہوتی اسلئے ہم اس طریق کو ترجیح دینگے۔ جس میں اخراج خون مکمّل ہو۔ خواہ جانور قدرے دیر سے مرے۔ جب معلوم ہو گیا کہ ذبح کی حقیقی غرض اخراج خون ہے۔ تو اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اخراج الدم کے معاون اسباب کون کون سے ہیں۔ جسم سے خون مکمّل طور پر نکالنے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔

خون نکالنے کیلئے ضروری شرائط

۱۔ جسم کے اُس مقام کو کاٹا جائے۔ جہاں پر بڑی بڑی شریانیں اور وریدیں ملتی ہوں۔ اس سے شریانوں کا مُنہ دیر تک کھُلا رہتا ہے۔ اور خون زیادہ مقدار

ہیں اور تھوڑے وقت میں جسم سے نکل جاتا ہے۔

۲۔ دماغ کا تعلق جسم کے ساتھ قائم رہے۔ اور دماغی ضعف یا صدمہ نہ ہو۔ کیونکہ دماغی ضعف سے دل کی حرکت سست ہو جاتی ہے۔ اور عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ جس سے اخراج دم میں دیر لگ جاتی ہے۔ اور اگر ضعف زیادہ ہو تو قلب کی حالت فوراً بند ہو جانے سے خون کا دورہ رک جاتا ہے۔ اور اخراج الدم مکمل نہیں ہو سکتا۔

۳۔ شریانوں کی اندرونی جھلی کی حس قائم ہو۔ اعصاب کا ایک سلسلہ نظام عروقی اور خاص کر چھوٹی شریانوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ چنانچہ کئی ایک نہایت باریک اعصاب شریانوں کی اندرونی جھلی میں لگے ہوئے ہیں۔ جن کا کام یہ ہے کہ جسم کی ضروریات کے مطابق شریانوں کا وتر چھوٹا یا بڑا کر کے کم و بیش خون پہنچاتی رہیں۔ ان سب اعصاب کا مرکز دماغ میں ہے۔ جس کے احکام حرام مغز کے رستہ شریانوں تک پہنچتے ہیں۔ مکمل اخراج دم کے لئے ضروری ہے کہ شریانوں کا وتر دسطی حالت میں ہو۔ کیونکہ اسی پر خون کے دباؤ کا (جس سے خون کا دورہ قائم رہتا ہے) انحصار ہے۔ اگر ان شریانوں کا وتر کم ہو جائے تو خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اور قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ اگر ان کا وتر زیادہ ہو جائے۔ تو خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اور قلب کی حرکت ضعیف ہو جاتی ہے۔ جسکی وجہ سے خون بجائے باہر نکلنے کے احشاء میں جمع ہو جاتا ہے۔ مکمل اخراج دم کے لئے ضروری ہے کہ ان شرائین کا وتر دسطی حالت میں ہو۔

۴۔ خون جلدی نہ جم جائے۔ اگر کسی بیماری کی وجہ سے خون شریانوں میں جم جائے۔ تو دوران خون میں روک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اخراج دم رک جاتا ہے۔

۵۔ قلب کی حرکت قائم رہے۔ موت واقع ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ قلب حرکت کرتا رہے۔ کیونکہ اسی کی حرکت سے خون جسم سے خارج ہوتا ہے۔ اگر قلب جلدی ٹھہر جائے۔ تو خون جسم کے اندر رہ جائیگا اسکے علاوہ قلب کا پھیلنا وریدی خون کو واپس لاتا ہے۔

۶۔ سانس چلتا رہے۔ فعل تنفس کا بھی دوران خون سے خاص تعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سانس لینے سے جوف الصدر میں خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے سینہ کی بڑی وریدیں جو دائیں قلب میں کھلتی ہیں۔ انکا منہ کھل جاتا ہے۔ اور اطراف اور پیٹ کا وریدی خون بخوبی دل کی طرف واپس آجاتا ہے۔ اگر فعل تنفس یکدم بند ہو جائے تو وریدی خون اطراف اور احشاء البطن سے .... واپس دل کی طرف آنا رک جاتا ہے۔

۷۔ عضلات میں حرکت ہو۔ یعنی جسم کا پھڑکنا۔ واضح ہو کہ حلال کرنے کے بعد جانور کا پھڑکنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ عضلات کے پھیلنے اور سکڑنے سے وریدوں کو خون دل کی طرف واپس لانے میں مدد ملتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے جانور آناً فاناً مر جائے۔ اور عضلات بے حس و حرکت ہو جائیں۔ تو اخراج الدم مکمل نہیں ہو سکتا۔

یہ سات شرائط ہیں جن کا پورا ہونا مکمل اخراج الدم کے لئے ضروری ہے۔ اب ہم ان امور کو مدِنظر رکھتے ہوئے جھٹکہ اور ذبیحہ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ جھٹکہ میں حرام مغز کے کٹ جانے سے دورانِ خون پر کیا اثر پڑتا ہے۔

گردن (حرام مغز) کے جسم (دماغ) سے جدا ہو جانیکا اثر دورانِ خون پر

علم الافعال (فزیالوجی) کے تجارب سے معلوم کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی جاندار کے حرام مغز کا دماغ سے مکمل طور پر تعلق منقطع کر دیا جائے (جیسا کہ جھٹکہ میں گردن کے جدا ہو جانے سے ہوتا ہے) اور خاص کر اس حالت میں جبکہ حرام مغز گردن کے مقام سے کاٹا جائے۔ تو اس کے نتائج مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:۔

۱۔ اطراف العلیا۔ اطراف السفلےٰ اور پیٹ کے تمام عضلات بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔

۲۔ احشاء البطن کے تمام نازک عضلات بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔

۳۔ چھوٹی شرائین کے عصبی پٹھے سُن ہو کر ان کا وتر زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ دل کی حرکت سُست ہو جاتی ہے۔ اور خون جوف البطن میں گر پڑتا ہے۔

۴۔ فوری موت۔ کیونکہ حرام مغز کے کٹ جانے سے فعل تنفس کے مرکز (جو دماغ میں ہوتا ہے) کا تعلق سینہ کے عضلات اور پھیپھڑوں سے کٹ جاتا ہے۔ اور سانس کی حرکت یکدم بند ہو کر دم گھُٹ کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ سب امور ثابت کرتے ہیں کہ اگر حرام مغز کا تعلق دماغ سے قطع ہو جائے۔ تو اخراج الدم مکمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان سات شرائط میں سے جو پہلے بتائی گئی ہیں کئی ایک اس میں پوری نہیں ہوتیں۔ مثلاً عضلات کی حرکت کا مفقود ہو جانا۔ سانس کا بند ہو جانا۔ اور شریانوں کا وتر زیادہ ہو کر خون کا پیٹ میں بھر جانا۔ اور دباؤ کم ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔

جھٹکہ اور ذبیحہ کا مقابلہ

۱۔ جھٹکہ میں حرام مغز کے کٹ جانے کی وجہ سے دماغ کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ جس سے قلب کی حرکت ضعیف ہو جاتی ہے یا بالکل بند ہو جاتی ہے اور

خون بخوبی خارج نہیں ہو سکتا۔ ذبیحہ میں چونکہ دماغ کا تعلق جسم سے قائم رہتا ہے۔ اس لئے دماغی ضعف نہیں ہوتا۔ اور قلب کی حرکت بھی ایک عرصہ تک قائم رہتی ہے جس سے اخراج الدّم بخوبی ہو جاتا ہے۔

۲۔ جھٹکہ سے جسم کے تمام عضلات بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ اور جانور کم پھڑکتا ہے۔ ہم یہ بتا چکے ہیں کہ عضلات کے پھیلنے اور سکڑنے کا وریدی خون کے دھکیلنے میں خاص تعلق ہے۔ اس لئے عضلات کے بے حرکت ہو جانے سے وریدی خون دل کی طرف واپس نہیں آسکتا۔ معلوم رہے کہ جب جانور کا گلا کاٹا جائے۔ تو گردن کی بڑی شریانیں اور وریدیں کٹ جاتی ہیں۔ جس سے سر کا وریدی خون بخوبی خارج ہو جاتا ہے۔ اور وہ خون جو حلال کرنے کے بعد دل کی حرکت سے شاہ رگ میں پڑتا ہے۔ سارا کا سارا گردن کی بڑی شریان کے رستہ نکل جاتا ہے۔ غرضیکہ اس طرح سر کا سارا خون خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وریدی خون جو حبل الورید کے رستہ دماغ سے واپس آرہا تھا۔ وہ تو باہر بہ گیا۔ اور شریانوں کے کٹ جانے کی وجہ سے اب تازہ خون سر میں جا نہیں سکتا۔ اور باہر بہ جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گردن کی شریانوں کے کٹ جانے کے بعد خون اور طی کے راستہ اطراف اور پیٹ میں نہیں جا سکتا۔ اور سارا کا سارا خون گردن کی طرف جاکر بہ جائیگا۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ خون جو حلال کرنے سے قبل اطراف اور پیٹ کی شریانوں اور وریدوں میں جا چکا ہے۔ اسکو کس طرح واپس لایا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے واپس لانے کے لئے تین اعضاء کا حرکت کرنا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ دل۔ پھیپھڑے اور عضلات۔

قلب۔ دل کی حرکت سے جب اس کا بائیاں بطن سکڑتا ہے۔ تو وہ شریانوں سے خون کو آگے دھکیل کر عروق شعریہ میں پہنچا دیتا ہے۔ پھر جب دل کے اُذن پھیلتے ہیں تو اسکے اندر خلا ہو جانے کے باعث عروق شعریہ سے خون اُورِدَہ میں چلا جاتا ہے جہاں سے وہ دل کی دائیں جانب چُوسا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اطراف میں سے خون نکالنے کے لئے قلب کی حرکت کا قائم رہنا ضروری ہے۔

پھیپھڑے۔ سانس لینے سے جوف الصدر میں خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے وریدی خون دل کی طرف کھچ آتا ہے۔

عضلات کی حرکت سے وریدی خون کا دورہ تیز ہو جاتا ہے۔

غرضیکہ ان اعضاء کی حرکت سے خون بخوبی خارج ہو سکتا ہے۔ اس طرح کہ اطراف اور پیٹ کی شریانوں سے خون پہلے عروق شعریہ میں پہنچے۔ پھر وریدوں میں۔ اور اس کے بعد عضلات کی حرکت اور سانس کے زور سے وہ دل کے دائیں جانب آئے وہاں سے وہ پھیپھڑوں میں جائے۔ اور پھر دل کے بائیں جانب اور طی کے رستہ گردن کی بڑی شریانوں میں جائے۔ تب جاکر وہ خون جو حلال کرنے سے پہلے اطراف میں پہنچ چکا تھا واپس دل کی طرف آکر باہر نکل سکتا ہے۔ پس مکمل اخراج الدم کے لئے ضروری ہے کہ جانور کی موت سے قبل خون جسم کا ایک مکمل چکر لگائے۔ جس کے لئے کم سے کم ۱۶ سیکنڈ چاہیئے۔ ذبیحہ میں چونکہ عضلات کی حرکت باقی ہوتی ہے۔ اس لئے جانور کے پھڑکنے سے وریدی خون بخوبی خارج ہو سکتا ہے۔

۳۔ جھٹکہ میں شریانوں کے عصبی پٹھے سُن ہو جاتے ہیں۔ جس سے انکا دتر زیادہ ہو جاتا ہے خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اور خون کا اکثر حصہ احشاء البطن میں گر جاتا ہے۔ اور باہر نہیں نکل سکتا۔

ذبیحہ میں شریانوں کی حس قائم رہتی ہے۔ اور خون کا دباؤ وسطی حالت پر رہتا ہے کیونکہ شریانوں کے وتر میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس لئے خون بخوبی خارج ہو سکتا ہے۔

۴۔ جھٹکہ میں فعل تنفس فوراً بند ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وریدی خون بخوبی دل کی طرف واپس نہیں آسکتا۔

ذبیحہ میں سانس کی حرکت کچھ وقت تک قائم رہتی ہے۔ اور وریدی خون کی طرف واپس آسکتا ہے۔

۵۔ جھٹکہ میں دل کے ایک خاص عصبہ کا جسکو عصب السمپاتھیٹیہ کہتے ہیں حرام مغز کے کٹ جانے سے دل حرکت کے مرکز سے (جو دماغ میں ہے) تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ اب اس عصبہ کا کام قلب کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ جس کے کٹ جانے کی وجہ سے قلب ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور جلدی ٹھہر جاتا ہے۔ جس سے اخراج الدم رک جاتا ہے۔

ذبح کرنے سے یہ عصب نہیں کٹتا۔ بلکہ ایک اور عصبہ جس کو العصب الریوی (وداگس) کہتے ہیں) کٹ جاتا ہے۔ واضح ہو کہ اس عصب کا کام قلب کی حرکت کو کم ور کرنا ہے۔ جس کے کٹ جانے سے قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ فعل تنفس کا بھی اسی عصبہ کے ساتھ تعلق ہے جسکے کٹ جانے سے سانس بند ہونیکی بجائے آہستہ اور گہرا (لمبا) ہو جاتا ہے۔ یعنی جانور آہستہ

آہستہ لمبے لمبے سانس بھرتا ہے۔ جس سے وریدی خون دل کی طرف کھینچ آتا ہے۔ جھٹکہ میں بھی یہ عصب کٹ جاتا ہے۔ مگر اس کا مفید اثر قلب کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے کہ عصب السمپاتوٹیہ (جو دل کو تیز کرتا ہے) بھی ساتھ ہی کٹ جاتا ہے۔ اس لئے حالت یکساں رہتی ہے۔ مگر دماغی ضعف کے باعث قلب کمزور ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی سانس بند ہو جاتا ہے۔

۶۔ جھٹکہ میں موت دماغی صدمہ اور دم گھٹنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ذبیحہ میں موت مکمل اخراج الدم کی وجہ سے ہوتی ہے۔

۷۔ جھٹکہ میں ذبیحہ کے مقابل میں جانور کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مکمل اخراج الدم نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ جان کنی کی تکلیف کا احساس زیادہ تر خون کی مقدار پر ہوتا ہے۔ خون اگر جسم میں باقی رہے۔ تو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ اور خون اگر بخوبی نکل جائے یا بیماری کی وجہ سے کم ہو جائے۔ تو جان کنی کی تکلیف کم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ کسی صدمہ یا چوٹ سے اچانک مر جائیں۔ انکو ان لوگوں کی نسبت جو کسی مزمن مرض مثلاً تپ دق۔ ملیریا۔ وغیرہ (یا ان امراض سے جن میں خون چند دنوں میں کم ہو جاتا ہے مثلاً اسہال اور ہیضہ وغیرہ) سے مرتے ہیں۔ جان کنی کی تکلیف زیادہ محسوس کرتے ہیں۔

ذبیحہ کی فضیلت جھٹکہ پر

مندرجہ بالا امور سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ ذبیحہ سے ذبح کرنے کی حقیقی غرض احسن طریق سے پوری ہو جاتی ہے۔ یعنی خون مکمل طور پر جسم سے نکل جاتا ہے۔ اور جانور کو جان کنی کی تکلیف بھی کم ہوتی ہے۔ باقی رہا موت کے وقت کا سوال۔ پس اگر فرض کر لیا جائے کہ جھٹکہ میں موت جلدی واقع ہوتی ہے۔ تو بھی یہ امر جھٹکہ کی تائید میں نہیں۔ کیونکہ تکلیف کا احساس صرف موت کے جلدی یا دیر سے واقع ہونے پر منحصر نہیں بلکہ اخراج الدم پر بھی ہے۔ اس لحاظ سے بھی ذبیحہ جھٹکہ سے افضل ہے۔ کیونکہ جھٹکہ میں موت جلدی واقع ہو جانے کی وجہ سے ذبح کی حقیقی غرض کی تکمیل نہیں ہوتی۔ اور اخراج الدم مکمل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اطراف سے خون کو دل کی طرف واپس لانے کے لئے خون کا ایک مکمل چکر ضروری ہے۔ جسمیں کچھ وقت لگتا ہے۔

واضح ہو۔ کہ خون کا ایک مکمل چکر لگنے کے لئے قلب کا کم سے کم ۲۷ دفعہ حرکت کرنا ضروری ہے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ ۳۰ سیکنڈ خرچ ہوتے ہیں۔ ایک معمولی بکرے کا دل ایک دفعہ حرکت کرنے سے ۳ اونس (ڈیڑھ چھٹانک) خون جسم کو دیتا ہے اور خون کے مکمل

چکّر کے لئے ۲۷ دفعہ حرکت کافی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے دل ۳ × ۲۷ = ۸۱ اونس یعنی ۴۰ چھٹانک یعنی ۲½ سیر خون جسم سے باہر پھینک سکتا ہے۔ جس میں صرف ۲۰ سیکنڈ خرچ ہونگے اگر ایک معمولی بکرے کا اوسط وزن ۲۴ سیر فرض کیا جائے تو اس کے جسم میں خون کی کُل مقدار ۲۴/۱۲ = ۲ سیر ہوگی۔ جو کہ ۲۰ سیکنڈ میں بخوبی جسم سے باہر نکل سکتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی کم وقت میں کیونکہ ۲ سیر میں سے صرف ۱½ سیر خون۔ خونِ مسفوح ہوتا ہے (جو خود بہتا ہے) اور قریباً نصف سیر جگر میں باقی رہتا ہے (جو غیر مسفوح ہوتا ہے) اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ موت کا جلد واقع ہونا اخراج الدم میں ایک روک ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ذبیحہ سے جانور کا خون کم سے کم وقت میں مکمل طور پر جسم سے باہر نکل جاتا ہے۔ اس لئے یہ طریق دیگر سب طریقوں سے افضل ہے۔

تمام مہذب قومیں خون کھانے سے پرہیز کرتی ہیں۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ وہ ابھی تک اس طریق ذبح پر کاربند ہیں۔ جس سے جانور کے گوشت میں خون باقی رہ جاتا ہے اور اس کے کھانے سے دماغی قویٰ کو ضعف پہنچنے کا احتمال ہے۔ مغربی علوم کی روشنی میں عاجز نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مشین یا جھٹکہ سے جانور حلال کرنے سے خون بخوبی خارج نہیں ہوتا۔ اور بہترین طریق ذبح وہ ہے جس کو ہمارے سید و مولا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنّتِ ابراہیمی کے ماتحت اختیار کیا یعنی "ذبیحہ"۔ اس لئے میں … تمام مہذب قوموں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے لئے بہترین طریق ذبح کو چن لیں۔ تاکہ وہ خون کے مضر اثرات سے بکلی محفوظ ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مخالفین کو اس مضمون کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ آمین ؛ والسّلام

مسیحؑ دو مسیح

عیسائیت کا ایک نیا فرقہ

(حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

دنیا میں مذاہب بہت ہیں۔ اور ہر ایک مذہب کے بہت سے فرقے ہیں۔ مگر جس قدر فرقے ہندو مذہب اور عیسائی مذہب کے ہیں۔ اتنے فرقے کسی اور مذہب کے نہیں۔ کثرت فرقوں کی ہر دو میں ہے۔ لیکن اتنا فرق ہے۔ کہ ہندوؤں کے جتنے بھی فرقے ہوں۔ اور اُن کا آپس میں اعتقاداً اور عملاً زمین آسمان کا بھی فرق ہو۔ پھر بھی وہ ایک دوسرے کو ہندو سمجھتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں کے اکثر فرقے ایک دوسرے کو خارج از عیسائیت۔ کافر اور بے ایمان یقین کرتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ جس طرح آئے دن نئی انجیلیں یا پرانی انجیلوں کے نئے اور متغائر نسخے نکلتے رہتے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کے درمیان آئے دن نئے فرقے بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ گذشتہ بیس تیس سال کے عرصہ میں جو نئے فرقے عیسائی دین کے پیدا ہوئے۔ اُن میں سے ایک فرقہ ملک امریکہ کے شہر روچسٹر۔ ریاست نیویارک میں اپنا صدر مقام رکھتا ہے۔ اس فرقہ کے بانی پادری نکولس صاحب ہیں۔ جو فوت ہو گئے ہیں۔ اور اب اُن کے جانشین پادری ہمبری ہیں۔ اِس فرقے کی خصوصیات یہ ہیں:۔

(۱) مسئلہ تثلیث باطل ہے۔ خدا ایک ہی ہے۔ مسیحؑ خدا نہ تھا۔ نہ خدا کا بیٹا ان معنوں میں تھا۔ کہ اُس میں کچھ الوہیت کا حصّہ ہو۔ بائیبل سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یسوع میں کوئی حصّہ خدائی کا تھا۔ تثلیث کے رد میں اس فرقہ کی طرف سے ایک رسالہ بنام ٹرینیٹی شائع ہوا ہے۔ اُس میں بحوالہ تاریخ کلیسائے مسیحی مصنّفہ موسشیم صاحب یہ ثابت کیا گیا۔ کہ عیسائیوں کے درمیان ابتداءً تثلیث کا کوئی خیال نہ تھا۔ نہ یہ لفظ عیسائی لٹریچر میں تھا۔ البتہ قدیم رومی مشرکین کے درمیان ایک مسئلہ تثلیث تھا۔ جب وہ رومی عیسائی بنے تو تیسری صدی میں انہوں نے اپنے بہت سے مشرکانہ خیالات کا اثر عیسائیوں پر ڈالا۔ اور انہیں کے درمیان یہ مسئلہ تثلیث بھی تھا۔

(۲) بائیبل کی رُو سے یسوع کی دوبارہ آمد ۱۹۱۲ء میں ہو جانی ضروری تھی۔ اگر ۱۹۱۲ء میں مسیحؑ آجاتا تو چالیس سال تک اُسکے اس کام میں خرچ ہوتے۔ کہ دنیا کے تمام دیگر سلاطین اور حکام کو فتح کرے اور اپنے ماتحت کرے۔ اور تمام دیگر ادیان کو مٹا دے اور صرف عیسائیت کے جگہ کر دے۔ پھر ۱۹۵۲ء سے اُسکی ایک ہزار سالہ حکومت شروع ہو گی جس میں سوائے امن۔

آرام۔ راحت کے اور کچھ نہ ہوگا۔ نہ بیماری ہوگی۔ نہ موت ہوگی۔ نہ اور کوئی دکھ ہوگا۔ چونکہ سال شماری کا موجودہ طریق پاپائے روم کی غلطی سے صحیح نہیں رہا۔ اسواسطے ہم ٹھیک نہیں کہہ سکتے۔ کہ اصلی سنہ ۱۹۱۲ء کب ہوگا۔ کم از کم بیس سال کی غلطی پاپائے روم کر چکے ہیں۔ اسواسطے جب سنہ ۱۹۳۲ء آئیگا۔ اسوقت در اصل سنہ ۱۹۱۲ء ہوگا۔ اور اسی وقت مسیح بھی نازل ہوگا۔

(۳) مسیح کی آمد سے قبل الیاس کا آنا ضروری ہے۔ انجیل میں یوحنا کا جو ذکر ہے۔ وہ یوحنا الیاس نہ تھا۔ یوحنا نے خود انکار کیا۔ اور کہا کہ میں الیاس نہیں ہوں۔ الیاس کی دوبارہ آمد مسیح کی دوبارہ آمد کے قریب ہونی ہے۔ اور الیاس جس طرح آسمان پر گیا تھا۔ اب پھر آسمان سے نازل ہوگا۔

(۴) عیسائیوں کے تمام موجودہ فرقے گمراہ ہیں۔ اُن میں سے کوئی سچا عیسائی نہیں۔

(۵) موجودہ بائیبل اوّل سے آخر تک الہامی ہے۔ نہ اُس میں کوئی ملونی ہے۔ نہ کوئی غلطی ہے۔

(۶) بے ایمان مرنے کے وقت فناء ہوجاتے ہیں۔ ان کی روح باقی نہیں رہتی۔ صرف ایمانداروں کی روح زندہ رہتی ہے۔

(۷) پہلے خود عیسائی ممالک کے لوگوں کو عیسائی بنانے کی ضرورت ہے۔ بجائے اسکے کہ غیر ممالک ہندو چین کے لوگوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کی جائے۔

(۸) ۲۵ دسمبر کو جو مسیح کی پیدائش کا بڑا دن منایا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ پیدائش مسیح کی اصلی اور صحیح تاریخ ۲۵ مارچ ہے۔ چنانچہ اس فرقہ کے عیسائی ۲۵ مارچ کو عید میلاد مسیح (کرسمس) مناتے ہیں۔

(۹) اس فرقہ کے ممبروں کو شراب اور تمباکو کے استعمال کی ممانعت ہے۔

(۱۰) کفارے کا مسئلہ باطل ہے۔ یسوع نے ہمارے گناہوں کا بدلہ نہیں دیا۔ اگر یسوع نے ہمارے گناہوں کا بدلہ دیدیا۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی صفت عفو اور بخشش کی باطل ہے۔ کیونکہ جس نے بدلہ لے لیا۔ اُس نے کوئی بخشش نہیں کی۔

اِس فرقہ کا ایک اخبار بنام مجد و میسیج شائع ہوتا ہے۔ جو ہفتہ میں دو بار نکلتا ہے اور اسکی قیمت ایک ڈالر (سے ر) سالانہ ہے۔

یہ حالات واقفیت عامہ کے واسطے لکھے گئے ہیں۔ اور ان میں سب سے زیادہ قابل غور امر یہ ہے کہ خود عیسائیوں کے درمیان ایسے نئے فرقے پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ جو یسوع کی اُلوہیت کا برملا انکار کرتے ہیں۔ گویا عیسائیت کا دجل خود بخود پگھل رہا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسّلام کی دعاؤں اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ اور حضور علیہ السّلام کی اُس پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار ابھی سے نمودار ہو رہے ہیں۔ کہ تین صدیوں کے عرصہ میں عیسائیت اِس دنیا سے مفقود ہو جائے گی ؎

کیا اب بھی مصلح موعودؑ کی ضرورت نہیں؟

مِصر میں یوم ولادت نبویؐ پر مولویوں کا ناچنا گانا

لالہ دینا ناتھ جی مشہور و معروف جرنلسٹ نے مصر سے مفصلہ ذیل حالات لکھے ہیں جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ عُلماءُ ھُمْ شَرٌّ تحت اَدِیْمِ السَّمَآءِ کا بدترین نظارہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے پس یہی وقت تھا جب کہ آنے والا مسیحؑ آکر اُمت محمدیہ کو گمراہی میں پڑنے سے بچاتا۔

"مجھے مصریوں کے ایک اسلامی تیوہار کو ان کے دارالخلافہ قاہرہ میں دیکھنے کا موقعہ ملا یہ تیوہار بھی بہت اہم تھا یعنی بانیٔ اسلام کا جنم دن۔ میلاد النبی کا تیوہار ہندوستان میں بھی منایا جاتا ہے۔ لیکن مصر میں مَیں نے اس کی خاص دھوم دیکھی۔ ۲۸ ستمبر کو میلاد النبی کا اصلی تیوہار تھا۔ اس روز تمام سرکاری دفتر بند تھے۔ کیونکہ مصر کا سرکاری مذہب اِسلام ہے۔ لیکن اس یوم سے پورا ہفتہ پیشتر قاہرہ میں محفلیں لگ رہی تھیں قرآن خوانی ہو رہی تھی۔ جلوس نکل رہے تھے۔ اور خوشی کا اظہار کیا جاتا تھا۔ جلوس کے متعلق مَیں نے ایک بالکل خلاف اُمید بات دیکھی۔ جلوس عموماً شام کو نکلتے تھے اور گلی گلی میں نکلتے تھے۔ جلوس کے آگے اور پیچھے مشعلوں اور گیسوں والے نوجوان ہوتے تھے۔ درمیان میں مولوی صاحبان عمامے باندھے ہوئے خوش الحانی سے قرآن خوانی کرتے تھے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد یکدم چھینے بجانے اور ناچنے لگتے تھے۔ انکا ناچ بہت باقاعدہ اور اُستادانہ تھا۔ خوب سُر تال سے گاتے۔ سُر تال سے چھینے بجاتے اور سُر تال سے ناچتے تھے۔ مَیں نے دو جلوسوں میں نصف درجن کے قریب مولوی صاحبان کو وجد میں آکر دھمال ڈالتے بھی دیکھا۔ انکی حالت وجدانی اس بات کا پتہ دیتی تھی۔ کہ وہ نہایت قدرتی طور پر اپنے سچے غیر مغلوب جذبۂ سرور کا اظہار کر رہے ہیں۔ جو حالت عشق کے ایک عارضی دیوانہ کی ہوتی ہے۔ وہی

حالت انکی تھی۔ جس قدر ایک عشق کا عارضی دیوانہ اپنی کیفیت کے لئے ہمدردی اور عزت کا مستحق ہوتا ہے۔ اسی قدر یہ مولوی لوگ۔ اپنے ایک خیال کے عشق کے دیوانے میری نظر میں ہمدردی اور عزت کے مستحق تھے۔ چوک میں جا کر جلوس اور جلوس والوں کا جوش اور بھی بڑھ جاتا تھا۔ لوگ انکو گھیر لیتے تھے۔ خوش الحانی اور رقص کرنے کی بار بار التجا کرتے تھے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا۔ کہ چوک میں ایک جلوس سے دوسرا جلوس آملتا تھا۔ پھر تو مولویصاحبان کے جوش اور شوق و سرور کی کوئی حد نہ رہتی تھی" (پرتاب)

اسلامی احکام دربارہ اصلاح زوجہ

کیا واضربوھن وحشیانہ حکم ہے؟ قرآن مجید میں ہے کہ و التی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلاً۔ کہ جن عورتوں سے نشوز کا خوف ہو انکو سمجھاؤ پھر بستر سے الگ کردو۔ اسپر بھی اصلاح نہ ہو تو خفیف سی مار بھی جائز ہے۔ اسکے لئے احادیث میں تشریح ہے کہ ایسی مار قطعاً ممنوع ہے جو چہرے پر ہو یا کسی ہڈی کو توڑنے والی یا ایذا رساں ہو۔ فاضربوھن ضرباً غیر مبرح (ایسی مار مارو جس کا اثر نہ ہو) باوجود اسکے آجکل کے زمانہ میں کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ اسلام کا یہ وحشیانہ حکم ہے اور تعلیم یافتہ طبقے کے مناسب حال نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اول تو تعلیم یافتہ بی بی کی طرف سے جو علم الدین سے واقف اور اسپر عاملہ ہو گی۔ یہاں تک صورت حالات ہی کیوں پہنچیگی کہ مار تک نوبت پہنچے گی۔ پھر جن ممالک کے مہذب ہونیکا کلمہ یہ معترضین پڑھتے ہیں ان میں جس تہذیب کا برتاؤ ہے وہ انتخاب لاجواب ۱۷ اکتوبر سے مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہے:۔

"مغرب کے بعض مہذب ممالک میں اگر شوہر بیوی سے ناراض ہو یا بیوی سے کوئی خطا سرزد ہو تو شوہر کو اختیار ہے کہ وہ کوڑوں کی ضربات سے اسکی اصلاح کرے۔ یہ دستور پہلے ممالک مغربی میں عام تھا مگر اب بعض ملکوں میں اسمیں قدرے اصلاح کر دیگئی ہے۔ پیشتر اگر بیوی خاوند کی نافرمانی کرتی تھی تو خاوند کوڑوں سے اسکو درست کیا کرتا تھا۔ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ اضلاع متحدہ امریکہ میں عدالتوں نے خاوند کا یہ حق تسلیم کر لیا تھا۔

انگلستان میں بھی خاوند کو یہ حق حاصل تھا۔ مگر بعد میں اسمیں کچھ پابندیاں کر دیگئی ہیں۔ اب

خاوند کو ہدایت ہے کہ بیوی کو پیٹتے وقت وہ اپنے انگوٹھے سے زیادہ موٹی سوٹی کا استعمال کرے۔

روس میں شوہر کو بیوی پر کلی اختیارات حاصل ہیں۔ بلکہ یہاں تو والدین جہیز میں بیٹی کو صنوبر کا ایک سونٹا بھی دیتے ہیں۔ جب رسوم شادی ختم ہو جاتی ہیں اور میاں بیوی تخلیہ میں ہوتے ہیں تو بیوی مؤدبانہ طور پر صنوبری ڈنڈا نکال کر شوہر کے ہاتھ میں دیتی ہے جسے شوہر اسکی پشت پر پھٹکارتا ہے۔

جرمن میں ۱۸۹۸ء تک یہ رسم جاری تھی کہ شوہر اپنی بیویوں کو نوکروں کے سامنے برہنہ کر کے ان کے × × × پر کوڑے مارا کرتے تھے"۔

جزائر کے رہنے والوں میں احمدیت

ماریشس بحر ہند میں جنوبی افریقہ کے مشرقی ساحل سے تقریباً تین سو میل دور مدغاسکر اور مدغاسکر سے تقریباً چھ سو میل دور مشرق کی طرف جزیرہ ماریشس واقع ہے۔ بمبئی سے ماریشس تقریباً ڈھائی ہزار میل دور ہوگا۔ اس جزیرہ کا رقبہ ۷۱۶ مربع میل ہے۔ آبادی چار لاکھ سے متجاوز ہے۔ جس میں دو تہائی کے قریب ہندوستانی اور ایک تہائی دوسری قومیں ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد چالیس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہ جزیرہ ۱۸۱۰ء میں حکومت برطانیہ کے زیر اقتدار آیا تھا۔ اور اب تک اسی کی قلمرو میں شامل ہے۔

الحمد للہ کہ اس جزیرے میں احمدیت کا نفوذ کافی ہے جناب صوفی غلام محمد صاحب بی اے کی مساعی جمیلہ نیک نتائج پیدا کر رہی ہیں۔ اور جماعت بڑھتی جاتی ہے اسی ماریشس میں ہمارے ایک مبلغ مولوی عبید اللہ صاحب فوت ہو چکے ہیں۔

اقصائے عالم میں انہار

ہندوستان میں سلسلہ انہار مسیح موعودؑ کی آمد کے نشانات سے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں نہریں بہت نکالی جائینگی۔ تمام جہان میں جس کثرت سے نہریں نکالی گئی ہیں ان کا ذکر چھوڑ کر صرف ہندوستان کا کچھ ذکر ذیل میں درج ہے:۔

"۱۹۱۸ء سے لیکر ۱۹۲۱ء تک تین سال کے دوران میں ہندوستان کے نہری نظام سے (۲۶۳۴۰۰۰۰) ایکڑ رقبہ آب پاش ہوا۔ پھر ۲۲-۱۹۲۳ء میں نہروں کے ذریعہ اس قدر رقبہ سیراب ہوا۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ یعنی سال مذکور میں سیراب زمین کا رقبہ (۲۷۵۸۳۰۸) ایکڑ تھا۔ ۲۳-۱۹۲۲ء میں (۲۸۳۰۲۳۰۳)

۲۴-۱۹۲۳ء میں (۲۶۵۳۹۳۹۰) ایکڑ زمین نظام نہری کے ذریعہ آبپاشی ہوا۔

پنجاب کے لئے یہ امر خاص طمانیت کا موجب ہوگا کہ یہاں سالہائے زیر رپورٹ میں نہروں کے ذریعہ رقبہ زیر آبپاشی میں تقریباً دس لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوا۔

مذکورہ بالا اعداد منافع بخش نہروں کے متعلق۔ غیر منافع بخش نہروں کے ذریعے جو رقبہ سیراب ہوا وہ (۳۲۸۰۸۳۹) ایکڑوں سے سالہائے زیر رپورٹ میں (۳۱۰۸۵۰۹) ایکڑ رہ گیا ہے۔

۲۴-۱۹۲۳ء کے اختتام پر ہندوستان بھر کے انہار پر مبلغ (۸۹۲۵) لاکھ روپیہ خرچ آچکا ہے۔ اس میں زیر تعمیر نہریں بھی شامل ہیں۔ ان نہروں سے ۲۴-۱۹۲۳ء میں مجموعی آمدنی (۱۰۶۵) لاکھ روپیہ ہوئی اور مصارف رواں کی میزان (۴۷۷) لاکھ روپیہ تھی۔ گویا جو سرمایہ نہروں کی صورت میں لگایا گیا ہے۔ اس پر خالص نفع ۷ فیصدی ہوا"

اسلامی توحید
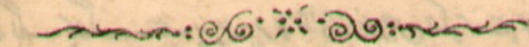
لالہ لاجپت رائے کی رائے

آریہ سماج کے پرانے لیڈر لالہ لاجپت رائے:۔

"جس وقت بھارت ورش میں مذہبی کمزوری اپنا پاؤں جما رہی تھی۔ اسی وقت عرب کے ریگستان میں ایک مہان پرش عظیم الشان انسان۔ مراد آنحضرت صلعم سے ہے) ایک عجیب غریب وحدانیت کی تعلیم دے رہا تھا۔ اسلام کی وحدانیت کیا تھی ایک آتش خیز پہاڑ تھا جس کی ابلتی ہوئی لہر کے سامنے نہ بت پرستی ٹھیری نہ آتش پرستی ٹھیری نہ انسان پرستی ٹھیری۔ اور نہ عیسیٰ پرستی۔ جہاں جہاں تک یہ لہر پہنچی راستہ میں صفائی کرتی چلی گئی" (سوانح عمری سوامی دیانند صفحہ ۵۰) پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۰۲ پر لکھا ہے "حضرت محمد نے خالص توحید کی تعلیم دی"۔

افریقہ میں اسلام

ایک بڑی کانفرنس جنوبی افریقہ کے بڑے شہر ڈربن اور جانس برگ میں ہوئی۔ چوٹی کے پادری

وہاں جمع ہوئے۔ دشمن اسلام پادری زویمر بھی وہاں پہنچا۔ ان پادریوں نے وہاں تسلیم کیا کہ خط استوا کے شمال میں جس قدر علاقہ تھا۔ اس میں اسلام کے مقابل عیسائیت کو شکست فاش ہوئی۔ اسلام وہاں بڑی ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ پانچ کروڑ کے قریب وہاں مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور اب خط استوا کے جنوب میں بھی اسلام پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس وقت وہاں کی تعداد نوّے لاکھ کے قریب ہو گئی ہے۔ اور سب سے غضب یہ ہو رہا ہے۔ کہ بعض یورپین لڑکیاں بھی کیپ کالونی میں مسلمان ہو رہی ہیں۔ بشپ ڈ بائیر الینڈ نے یہ تو تسلیم کیا۔ کہ مسلمان ہونے پر یہ لوگ شراب پینے سے بچ جاتے ہیں۔ جسمانی طہارت ان میں پیدا ہو جاتی ہے مسیحی اخوت کی روان میں جوش مارتی ہے لیکن یہ لوگ عیسائیت کے خلاف ہو جاتے ہیں +

ویدک دھرم میں قتل و غارت کی تعلیم

"اے دشمنوں کے مارنیوالے اصول جنگ میں ماہر بیخوف دہراس پُرجاہ وجلال عزیزو! اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بدفرجام دشمن کو شکست دینے کیلئے لڑائی کا سرانجام کرو۔ تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے جو اسکو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو۔ اپنے زور شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمھارے زور بازو اور ایشور لطف وکرم سے ہماری فتح ہو" (اتھرو وید کانڈ ۶ انوواک ورگ ۵۹ منتر ۳)

"اے انسانو! تمھارے آیدہ یعنی توپ۔ بندوق وغیرہ آتشگیر اسلحہ اور تیر و کمان تلوار وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط اور طاقتور اور کارنمایاں کرنیوالے ہوں۔ تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر انھیں روکر دان وپس پاکرو۔ تمھاری فوج جرار وکارگذار اور نامی گرامی ہو۔ تاکہ تمھاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو۔ اور تمھارا حریف نابنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے" (رگوید اسٹک اوّل۔ ادھیائے ۳ ورگ ۱۸ منتر ۲)

قرآن مجید مترجم

الحمدللہ ہمارے عالم حقائق آگاہ مولانا محمد سرور شاہ صاحب کا ترجمۃ القرآن مع حواشی چھپنا شروع ہے۔ میاں محمد اسمٰعیل عبداللہ صاحبان قادیان نے نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر عمدہ چھپوایا ہے۔ پہلا پارہ بطور نمونہ منگوا کر دیکھ لیں دیکھتے ہی مومن کی طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ قرآن مجید معریٰ الگ بھی چھپا ہے +

مسیحؑ کی قبر کہاں ہوگی؟

حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت میں علماءِ زمانہ نے آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کی ان عبارات کو جو اشارات اور کنایات سے پُر تھیں ظاہر پر حمل کیا اور کہا کہ چونکہ یہ علامات ظاہر طور پر آپ میں موجود نہیں ہیں اس لئے آپ مسیح موعودؑ نہیں ہوسکتے۔ حالانکہ یہ بات نہایت صاف اور واضح ہے کہ پیشگوئیوں میں ہمیشہ کنایات کا استعمال غالب ہوتا ہے۔ یہی غلطی تھی جو "مسیح ناصریؑ" کی بعثت کے وقت یہودیوں کے علماء نے کھائی اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور قہر ایزدی کے مورد ٹھیرے اور بعینہٖ اب بھی یہی غلطی ہے جو اس زمانہ میں "مسیحؑ قادیانی" کی بعثت کے وقت اس زمانہ کے یہودی صفت علماء نے کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی جو آپ نے لتتبعن سنن من قبلکم کے الفاظ میں بیان فرمائی تھی ان پر پوری پوری صادق آئی۔ انہوں نے خود اپنے لئے جہنم کے سامان پیدا کئے اور خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کو خریدا۔

ان کے لئے عبرت کا مقام تھا مگر افسوس کہ انہوں نے پہلوں سے نصیحت حاصل نہ کی۔ ان کو مندرجہ بالا پیشگوئی کے ذریعہ خوف دلایا گیا مگر ان پر بالکل اثر نہ ہُوا۔ کاش یہ انجام کو سوچیں اور اب بھی باز رہیں، تا قہر الٰہی سے بچیں اور اس کے غضب کے مورد نہ ٹھیریں۔ میں اس وقت ان علماء کی اس غلطی کا ایک نمونہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جس میں پیشگوئی کے الفاظ کو ان لوگوں نے ظاہر پر حمل کیا حالانکہ وہ ظاہر پر کبھی محمول نہیں ہوسکتے۔ عقل اور نقل دو تو اس کی تردید کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے مسیح موعودؑ کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہونگے اور میرے ساتھ قیامت کے دن ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان کھڑے ہونگے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ ملاحظہ ہوں "یدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسیٰ ابن مریم من قبرٍ واحدٍ بین ابی بکرٍ و عمر" اس حدیث کو یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہیں مگر ہم اس کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ پیشگوئی ظاہر پر ہرگز محمول نہیں ہوسکتی۔ معمولی عقل کا انسان ہاں ایک باغیرت مسلمان اس بات کو ہرگز جائز نہیں قرار دیتا کہ آنحضرتؐ کی قبر کو دوبارہ کھودا جاوے اور اس میں پھر حضرت مسیحؑ کو ان کے ساتھ دفن کیا جاوے۔

علاوہ اسکے اور بھی بہت سے دلائل ہیں جو ہماری طرف سے بارہا مخالفین پر حجت کے طور پر پیش کئے جاچکے ہیں جن کو دہرانے کی ضرورت نہیں میں ناظرین کو اس وقت صرف

بائیبل کی ایک عبارت کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس سے صاف طور پر ان لوگوں کے خیال کی بیہودگی ظاہر ہو جاوے گی۔ اور وہ یہ ہے :-

یشعیاہ کی ۵۳ فصل کی آٹھ آیت سے نو تک لکھا ہے کہ :-

"میرے گروہ کے گناہوں کے سبب اسپر مار پڑی اور اس کی قبر شریروں کے ساتھ ٹھیرائی گئی اور اس کی موت دولتمند کے ساتھ ہوئی اگرچہ اس نے ظلم نہ کیا اور اس کے مُنہ میں چھل ہرگز نہ تھا"

خط کشیدہ الفاظ قابل غور ہیں۔ اب میں اپنے مقصود کو چار مقدمات سے ثابت کروں گا۔

اوّل - تمہارے نزدیک وہ مسیح جس کا وعدہ دیا گیا ہے وہ وہی مسیحؑ ہے جس پر انجیل نازل ہوئی یعنی مسیح ناصریؑ۔

دوم - وہ ابھی تک زندہ آسمان پر تشریف رکھتے ہیں۔

سوم - جب وہ نازل ہوں گے تو آنحضرت صلعم کے ساتھ ان کی قبر میں دفن ہوں گے اور قیامت کے روز حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان سے اُٹھیں گے۔

چہارم - انجیل کہتی ہے کہ ان کی قبر شریروں کے ساتھ ٹھیرائی گئی۔

اَب مَیں ان لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ تمہارے عقیدہ کی رُو سے انجیل کی مذکورہ بالا آیت آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے متعلق کیا کہتی ہے۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ تمام صحابہؓ اور آنحضرتؐ پر حرف آتا ہے۔

پس یہ حدیث جس سے ہمارے دوست استدلال کرتے ہیں وہ ہرگز اِن معنوں میں قابل قبول نہیں۔ کیونکہ انجیل کی رو سے وہ لوگ جن کے ساتھ مسیحؑ کی قبر ٹھیرائی گئی وہ شریر ہیں۔ اور ہمارے مخالف اس بات کو ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں ہونگے اسلئے یہ عقیدہ بھی بالکل باطل اور غلط ہے کیونکہ اس سے ایک محال لازم آتا ہے اور جو امر محال کو مستلزم ہو۔ وہ خود محال ہوتا ہے۔ پس یہ عقیدہ بدیہی البطلان اور محال ہے *

مجلس معتمدین و نظارت کا الحاق

۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء سے مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ و نظارت سلسلہ احمدیہ کا کام یکجا کر دیا گیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے دو گھنٹے ایک مبسوط تقریر اسکے فوائد و وجوہات پر فرمائی۔ ہر صیغہ کا ناظر اس مجلس کا ممبر ہوگا۔ صدر انجمن احمدیہ (شوریٰ) جو جماعت احمدیہ کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہے اس سے بالا ہے جس کے ممبر دن خلیفہ وقت مشورہ لیکر اہم امور کا فیصلہ فرمایا کرینگے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے *

یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے
کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی
فصلی بخار و طحال کی دوا
۴۲ برس سے ہندوستان کے ہر حصہ میں جاری ہے ہر سال لاکھوں مریض اس سے
شفا پاتے ہیں وقت پر فائدہ اٹھانے اور اپنی اور دوسروں کی جان بچانے کیلئے
گھر گھر میں اسکو موجود رکھنا چاہیئے اس دوا میں یہ خصوصیت ہے کہ دو تین ہی خوراک
سے بخار کا آنا موقوف ہو جاتا ہے اور چند روز کے استعمال کرنے سے باری کا بخار۔ تلی کا بڑھاؤ
چوتھیا وغیرہ کے فائدہ ورم جگر بالکل آرام ہو جاتے ہیں اور خون کا ہو کر بخار کا آنا
زائل ہو جاتا ہے آجکل بازار میں سینکڑوں بخار کی پیٹنٹ دوا موجود ہیں۔
ڈاکٹر ایس کے برمن کی فصلی بخار کی دوا ایک ہی اکسیر ہے دیکھئے اس دوا کے
استعمال سے وہ ہڈی کا جسم تنومند ہو گیا ہے قیمت بڑی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۰ ؍
پیکنگ و محصولڈاک فی شیشی کلاں ۸ ؍ خورد ۶ ؍
انٹی ملیریس پلز
پرانے ملیریا بخار کی گولیاں
ان گولیوں میں ذرا بھی کونین نہیں ہے۔ لرزہ بخار پرانا
ہو جانے پر باری سے نہ آکر دن رات تھوڑا بہت رہا کرتا
ہے جسم کا خون پانی ہو جاتا ہے جس سے آدمی کا رنگ پھیکا و میلا
ہو جاتا ہے تلی و کلیجہ بڑھ کر پیٹ نکل آتا ہے کبھی منہ اور ہاتھ پیروں میں
ورم آجاتا ہے۔ ایسی حالتوں میں یہ گولیاں فائدہ کرتی ہیں
قیمت ۴۲ گولیوں کی ڈبیہ ۱۰ ؍ محصولڈاک ۱ سے ۶ ڈبیہ تک ۶ ؍
کونین ٹیبلٹ
بخار روکنے والی لاجواب کونین کی گولیاں
ان گولیوں کو بچے بڈھے سب کوئی شوق سے آسانی کے
ساتھ کھاتے ہیں نئی طرز پر یہ گولیاں بنی ہیں قیمت حسب ذیل ہے
محصول ذمہ خریدار ہوگا۔
۲ دو گرین والی ۲۵ گولیوں کی ڈبیہ ۱۲ ؍
" " " ۵۰ " " " ۱۴ ؍
" " " ۱۰۰ " " " ۱۸ ؍
۴ چار گرین ۲۵ " " " ۱۴ ؍
" " ۵۰ " " " ۱۸ ؍
" " ۱۰۰ " " " ۱۱ ؍
داد کا مجرب مرہم
ہر قسم کے داد کو جڑ سے رفع کرنے والی یہ اکسیر دوا ہے
نیا پرانا داد و کھاج چاہے جیسے ہوں اس مرہم سے فوراً آرام ہو جاتے ہیں ایک مرتبہ کے لگانے سے فائدہ معلوم ہوتا ہے دو چار بار استعمال
سے جڑ سے نابود ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبیہ ۶ ؍ محصولڈاک ۱ سے ۶ ڈبیہ تک ۶ ؍
ڈاکٹر ایس کے برمن (پوسٹ بکس ۵۵۴) تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ